بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی۔ وسلام علےٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

کیفیت سالانہ الآن کما کان۔ اس سال جو اشاعت رسالہ میں زیادہ توقف ہوا۔ اسکے وجوہ و اسباب سرورق نمبر ۵ جلد ۱۴ میں بیان ہو چکے ہیں ناظرین انکو ملاحظہ فرما ویں۔ تو امید ہے کہ بجائے شکایت شکریہ بجا لائینگے اور اس دفعہ کے مضامین کو پڑھکر سبھی کلفت انتظار کو بھول جائینگے۔ اور بے ساختہ وہ اشعار زبان پر لائینگے۔ جو نمبر ۱۲ جلد ۱۴ کے صفحہ آخیر میں ہیں۔ یا اسکی مثل اور۔

کادیانی کی گیدڑ بھبکی

کادیانی نے مناظرات **لودہانہ**۔ **دہلی** وغیرہ میں شکست کہائی جنکی تفصیل نمبر ۱۔ جلد ۱۴ کے اوائل میں ہو چکی ہے۔ تو اسکو اپنے بچاؤ کی تدبیر اسکے سوا کچھ نہ سوجی۔ کہ قادیاں میں پناہ گزیں ہو کر گوشہ **خلوت** اختیار کرے۔ اور اس **مصرعہ** پر کاربند ہو ؎ ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را ✝ گو حریف اسکو گریز سمجھیں اور اس **بیت** کا مصداق خیال کریں ؎

زاہد ندشت تاب وصال پری رخاں ۔۔۔ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

مگر پہر اسکو یہ فکر و حیرت ہوئی کہ خلوت اختیار کریں تو کہائیں کہاں سے۔ کیونکہ اسکی زمین (جسکی نظر ہے وہ اپنے آپکو رئیس قادیاں سمجھتا ہے) کی سالانہ آمدنی اسکی ایک مہینے کی خرچ کے لیے بھی مکتفی نہیں ہے (چنانچہ اعادہ نمبر ۵ میں سوال نمبر ۴۸ کے نتایج میں اسکی تفصیل ہوگی) اور ایسے لوگوں کو چپ چاپ بیٹھنے سے باہر سے بہی کوڑی آنے کی امید نہیں ہوتی۔ یہ سوچکر اسنے **دو تدبیریں** زندگی اور اوقات بسری کی جنسے خلوت بھی قائم رہے اور روٹی بہی ملجائے نکالیں۔ **ایک تدبیر** یہ کہ قادیاں میں ایک سالانہ میلہ یا بھنڈارہ مقرر کریں۔ اسکی ترغیب و تحریض کے لیے اس مضمون کی اشتہار جاری کریں۔ کہ اس جلسہ میں ایسے انوار و برکات و آثار و آیات ظاہر ہونگی۔ جنکو حاضرین خود مشاہدہ کرلیں گے۔ اس مضمون کو سنکر اس میلہ میں اکثر عوام کالانعام جو دنیا میں حیوانات کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان بھیڑوں کی مانند ہیں۔ جنمیں اگر ایک کسی چیز کی طرف منہ مارنے کو دوڑتی ہے تو اسکو دیکھکر بیسوں اسیطرف دوڑتی ہیں۔ آئینگے اور بعض خواص بھی آئینگے تو وہ نئی روشنی نئی نبیش کے ہونگے جو اسکے نیچریانہ خیالات کو پسند کرتے ہونگے۔

بس عوام کو انکے مذاق کے موافق اپنی کرامات اور جہوٹے الہامات سنائینگے۔ اور خواص کو عقلی اور نیچری تقریریں اور دلائل سنا کر دام میں لائیں گے۔ اور اس میلہ میں سو پچاس چندہ کا روپیہ خرچ کر کے سال بھر کی روٹیاں کما لینگے۔ **دوسری تدبیر** یہ کہ علماء وقت سے بحث و مباحثہ یک لخت چھوڑ دیں۔ اور اپنے پرانے خیالات ملحدانہ کو نئے نئے رنگ دیکر اور انکے روپ بدلکر شائع و مشتہر کرتے رہیں انمیں اگر کسی مولوی سے مخاطب ہوں۔ تو وہ بھی ایسے طور پر کہ ان کے سوال یا اعتراض کا پورا جواب نہ دیں بلکہ انکے مقابلہ میں کوئی اور ہی عوام فریب و دلچسپ بات لکھکر شائع کر دیں۔ اور بحث بہی کریں تو اس طرز کی جیسے مشہور ہے کہ کسی مولوی نے ایک شخص کو کہا تہا۔ کہ بہائی تمہاری ازار ٹخنے سے نیچے لٹک رہی ہے اور یہ امر خلاف شریعت ہے۔ تو اسنے یہ جواب دیا کہ تمہارے باواجی کے نکاح میں جو پلاؤ پکا تھا۔ اسمیں نمک کہاں برابر تہا۔ اس تدبیر سے معتقد و مرید بہی جمیں رہینگے اور نئی تصانیف کی قیمت میں نقدی بھی خوب وصول ہونگے۔ **اسکی پہلی تدبیر کا اثر ۱۸۹۱ء** میں تو صرف اتنا ہوا تھا کہ اس

میلہ کی پٹڑی جمگئی۔ جسمیں کادیانی کے خاص مرید آئے اور وہ چند اجنبیوں کو بھی جو ان سے متعلق ذاتی اغراض رکھتے تھے پھنسا لائے۔ ان کے سامنے کادیانی نے اسلام کی موجودہ حالت کا خوفناک ہونا۔ اور اپنا نصرت اسلام کے لئے مستعد ہونا ظاہر کرکے ان کے دل میں یہ بات جمادی۔ کہ اس میلہ سے یہی غرض و مقصود ہے۔ اور ہر سال خیر خواہان اسلام کا اس میلہ میں آنا ضروری ہے۔ سنہ ۹۲ء میں اس پٹڑی پر ایک عمارت بنائی گئی۔ اشتہار اور پرائیویٹ خطوں کے ذریعہ انوار و آیات و آثار و برکات کی خوب طمع دلائی گئی۔ اور خاص مریدوں نے وہ طمع امید کے درجہ تک پہنچادی۔ پچھلے سال کے خاص مرید آئے۔ اور وہ بہت سے نئے جانوروں کو جو محض امی (ان پڑھ) تھے جھوٹی طمع دیکر پھنسا لائے۔ بعض شرکا میلہ سمجھدار اور خواندہ بھی تھے مگر از انجملہ بعض ذاتی اغراض سے شامل ہوئے۔ بعض صرف از راہ تماشا تھے بعض اگریمنیر (ممتحن) **اس جلسہ** میں کادیانی نے جو عوام اور بعض خواص کو بہنا تک یا کرتب دکھائے۔ از انجملہ تین امر زیادہ توجہ ناظرین کے لائق ہیں۔ جنمیں سے کادیانی نے اپنی مطبوعہ کیفیت کی جلسہ میں صرف امر سوم کو ذکر کیا ہے۔ باقی دو کا ذکر چھوڑ دیا۔ **امر اول** یہ کہ ایک شخص مسلوب الحس والحواس منکس الخلق میاں کریم بخش جمالپوری کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور اسکے منہ سے یہہ کہلوا دیا کہ گلاب شاہ مجذوب نے یہہ کہدیا تھا۔ کہ آنیوالا مسیح غلام احمد کادیانی ہے۔ جسکو کادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۷۰۵ میں اور رسالہ نشان آسمانی میں بھی ذکر کیا ہے۔ اس کارروائی پر حاضرین عوام کالانعام کو کادیانی کے مسیح موعود ہونیکا یقین ہوگیا۔ اور کسی بیچارہ کو یہہ خیال نہ آیا۔ (اور بے علمی و ناواقفی کے ساتھہ یہ خیال کیونکر آسکتا) کہ اول تو اس مسلوب الحواس کی بات کا کیا اعتبار ہو اور اگر یہہ اس بیان میں سچا ہے تو پھر اس مجذوب کی بڑ کا کیا اعتبار ہے اور جس مسیح کی اطاعت اور اسکے دعوی کی اجابت اسوقت کے تمام دنیا کے اہل اسلام پر واجب ہے۔ اسکی تائید میں خدا تعالی کی طرف سے ایسے ہی ایکدو مسلوب الحواس اور مجذوبوں کی شہادت کافی ہوسکتی ہے ہرگز نہیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ اس مسلوب الحواس کی تلقین کیلیے کادیانی کا ایک خلیفہ عبد القادر جمالپوری مقرر و مسلط ہے۔ **امر دوم** ۔ یہ کہ کادیانی نے وجوہات فتوی تکفیر علماء پنجاب و ہندوستان اپنی اور بیسیوں ملانے کے لیے اپنا قائل معجزات و کرامات ہونا بیان کیا۔ اور اسکے ضمن میں یہہ بھی کہدیا کہ کسی بزرگ کی دعا یا کرامت سے یہہ کوٹھا (ایک سولہ گز کے کوٹھے کی طرف اشارہ کرکے) پرواز کرسکتا ہے۔ اسپر اگرچہ کادیانی کے نیچری معتقد گھبرائے اور سنا ہے کہ بعض یہ کلمہ سنکر بلا ملاقات قادیان ہی چلے آئے۔ اور باقیماندہ نیچریوں کے کادیانی نے بلطائف الحیل آنسو پونچھے اور انکی طفل تسلی کی۔ مگر عوام کالانعام پر اس بیان کا اثر بحق کادیانی مفید پڑا۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ کادیانی معجزات کا منکر نہیں ہے ناظرین۔ کادیانی کی دیانت و امانت اور شکر گذاری کو دیکھیں کہ اسنے اپنی مطبوعہ کیفیت سے اس بیان کو جس سے اسکو ظاہر نفع ہوا تھا صرف اس خیال سے نکالدیا کہ اسکے نیچری دوست جو اسوقت حاضر نہ تھے اس بیان کو سنکر منحرف نہو جائیں۔ **امر سوم** ۔ کادیانی نے بڑے زور شور سے بیان کیا۔ کہ اسوقت یورپ[1] اور امریکہ میں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ ایسے وقت میں

[1] کادیانی اور اسکے خواص حواری یورپ اور امریکہ کے اسلام کو کادیانی کے برکات اور کرامات سے سمجھتے ہیں۔ امریکہ کے اسلام کی نسبت تو انکا صاف یہ دعوی ہے کہ مسٹر الگزینڈر رسل وب صاحب کو جنہوں نے امریکہ میں اسلام کا علم بلند کیا ہے۔ کادیانی سے ہدایت ہوئی ہے صاحب موصوف نے کادیانی سے خط و کتابت کی جو ضمیمہ حق میں چھپی ہے۔ تو کادیانی نے انکی تسلی کردی۔ جسکے سبب وہ مسلمان ہوگئے۔ اور یورپ میں کادیانی کے ذریعہ سے اسلام پھیلنے کی بابت اسنے رسالہ فتح اسلام میں صفحہ ۱۹ سے ۱ تک متعدد اشارات کئے ہیں اسکے صفحہ ۲۰ میں ہے۔ ناسمجھ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے۔ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں۔ درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے اسی کے چہرہ کا نور ہوتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک یا دور ہو صفحہ ۲۱ وہ جوش ابتیائی لوگوں میں پیدا ہوں۔ یا یورپ کے باشندوں میں۔ اور درحقیقت یہ دونو باتیں باطل خیال اور سودائی محال ہیں صاحب موصوف نے کادیانی سے کچھ ہدایت و تسلی نہیں پائی۔ انکا

نہایت ضروری اور اہم امر یہ ہے کہ نئے رسائل تالیف کرکے اور انگریزی زبان میں انکو چھپوا کر انکے پاس بھیجے جائیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس امر اہم میں روپیہ سے مدد دیں۔ مسلمان حاضرین مجلس یہ سنکر لٹو ہوگئے اور کادیانی کی مدد کو دین سمجھکر اپنے جیبوں سے روپیہ نکالنے یا فہرست میں جسکو کادیانی نے کتاب وساوس کے آخر میں شائع کیا ہے۔ نام درج کرانے لگ گئے اور کسیکو یہ خیال نہ آیا کہ آگے دس ہزار سے زیادہ روپیہ مسلمانوں کا کادیانی خورد برد کرچکا ہے اور اب تک اسلام اور مسلمانوں کو اس سے کوئی نفع نہیں پہنچا۔ نہ انسے کتاب **براہین احمدیہ** کو جسمیں تین سو دلائل حقیقت قرآن اور اسلام کے بیان کا وعدہ دیا تھا پہنچایا اور نہ رسالہ **قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ** جسکا رسالہ شحنہ حق میں ۱۸۸۷ء میں اشتہار دیا تھا نکالا۔ نہ رسالہ **سراج منیر** جسکا اشتہار بیس فروری ۱۸۸۶ء میں چند ہفتوں کے بعد شائع کرنے کا وعدہ دے چکا تھا۔ شائع کیا۔ نہ رسالہ **تجدید دین** یا **اشاعۃ القرآن** اسنے چھاپ کر مشتہر کیا۔ اور نہ آج تک کم سے کم ایک ہندو۔ یا عیسائی۔ یا کسی اور غیر مذہب نے اسکی ہدایت سے اسلام قبول کیا۔ پھر ہم اپنے اموال کو اسکے ذاتی مصارف کے لیے کیوں برباد کر رہے ہیں۔ اور اسکی **دوسری تدبیر کا اثر** و نتیجہ ۱۸۹۱ء میں یہ ظاہر ہوا کہ اسنے فیصلہ آسمانی شائع کرکے اپنا اتباع کا گھر پورا کیا۔ اور اسکے ذریعہ سے خوب روپیہ کمایا۔ اس فیصلہ کا جواب اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۔ لغایت ۴ جلد ۱۴ میں دیا گیا ۱۸۹۲ء میں اس تدبیر کا **ایک اثر** کادیانی کا رسالہ نشان آسمانی ہے جسمیں اسنے ایک تو اسی کریم بخش مسلوب الحواس کی شہادت کو بیان کیا ہے۔ دوسرا نعمت اللہ ولی کا قصیدہ مشہورہ کو جسمیں آنیوالے مسیح و مہدی کی خبر ہے۔ اپنے اوپر لگا لیا ہے۔ اسکے **جواب** میں اہل اسلام نے کئی رسائل تالیف کئے ہیں۔ از انجملہ ایک **رسالہ** تائید آسمانی ہے دوسرا رسالہ اظہار مخادعہ کادیانی مؤلفہ منشی سعد اللہ صاحب مدرس لدھیانہ ہے جو انہیں سے کچھ ہماری نظر سے گذرے ہیں **دوسرا اثر** کادیانی کی کتاب وساوس ہے جسکی حقیقت اس مجموعہ میں بخوبی واضح ہوئی ہے اور اسکے اثر کا جواب بھی ادا ہوا۔ **تیسرا اثر** یہ کہ اسی موقعہ جلسہ سالانہ پر کادیانی نے خاکسار کے نام ایک **مراسلت** جاری کی جسمیں خاکسار کو ایک مسند الہام سے ڈرایا۔ اسکا جواب کافی وشافی دیا گیا۔ تو پھر اسنے اپنے خسر فرضی کی موت کے متعلق اپنی ایک پیشگوئی کو پیش کیا۔ اسکا جواب دندان شکن اسکو دیا گیا۔ اور ۵۰ سوالات جرح سے اس پیشگوئی کے الہام ربانی ہونے کیطرف اشارہ کیا تو کادیانی نے اس پیشگوئی کے دعوی سے سکوت اختیار کرکے ایک اور پرانی بات مگر نئے رنگ اور دوسرے پیرایہ میں پیش کردی۔ اسکا جواب بھی اسکو ایسا دیا گیا ہے کہ اسمیں اسکو معقول کلام کرنیکی جگہہ نہیں رہی۔ ذیل میں اس مراسلت اور اسکے جواب و رد جواب الجواب کو نقل کیا جاتا ہے اور جس جواب الجواب میں ۵۰ سوالات کئے ہیں اسکا جواب جو کادیانی نے دیا ہو اور اسکا جواب جو ہماری طرف سے ہو وہ دونو اس سلسلہ مراسلت سے جلد ۱۶ اخیر میں ملحق ہیں۔

خط مذکور کادیانی کے پاس آیا۔ مگر جو اسکا جواب کادیانی نے دیا۔ وہ تسلی بخش نہ تھا۔ صاحب مذکور دسمبر ۱۸۹۲ء میں لاہور میں رونق افروز ہوئے تو کادیانی کے حواری منشی عبد الحق پنشنر اکونٹنٹ منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ منشی امیر الدین وغیرہ ان کے گرد ہوگئے۔ کہ آپ قادیان میں تشریف لے چلیں اور کادیانی سے ملاقات کریں۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور صاف کہا کہ مجھے کادیانی سے کوئی تسلی نہیں ہوئی اور قادیان کی طرف منہ کرکے تھوکا بھی نہ۔ اور فتح اسلام میں جو کچھ کادیانی نے کہا ہے وہ محض ڈھکوسلا ہے۔ اور حمقا کے پھنسانے کے لیے دھوکھا۔ کادیانی درحقیقت وجود ملائکہ کا قائل نہیں اس کلام میں وہ ملائکہ کو خلیفۃ اللہ کے انوار بتا چکا ہے اور آسمان سے انکے نزول کو محال جانتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ نمبر اول میں بتفصیل ثابت کیا گیا ہے۔ افسوس کادیانی کے اکثر معتقدین بے علم ہونیکی وجہ سے ایسی باتوں کو نہیں سمجھتے اور جو پڑھے لکھے ہیں وہ اسکی کورانہ تقلید کے سبب اسکی کلام کو

سے طلب کریں امید ہے یہ امانت و دیانت سے معاملہ کرینگے۔ **مژدہ دیگر** اخبار **منشور محمدی** پھر جاری ہوا ہے۔ مسلمانوں کو بھی

وہ یہ مراسلت ہے

نحمدہٗ ونصلی ۔ بخدمت شیخ محمد حسین صاحب ابو سعید بٹالوی

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ ۔ اما بعد مین افسوس سے کہتا ہون کہ مین آپ کے فتویٰ تکفیر کی وجہ سے جسکا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے ۔ اس خط مین سلام مسنون یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہین کرسکا لیکن چونکہ اپ کی نسبت ایک منذر الہام مجکو ہوا اور چند مسلمان بہائیون نے بھی مجکو آپ کی نسبت ایسی خوابین سُنائین جنکی وجہ سے مین آپ کے خطرناک انجام سے بہت ڈر گیا ۔ تب بوجہ آپ کے اُن حقوق کے جو بنی نوع کو اپنے نوع انسانون سے ہوتے ہین ۔ اور نیز بوجہ آپ کی ہموطنی اور قرب وجوار کے بھی میرا رحم اپ کی اسحالت پر بہت جنبش مین آیا ۔ اور مین اللہ جلشانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہون ۔ کہ مجھے آپ کی حالت پر نہایت رحم ہے اور ڈرتا ہون ۔ کہ آپ کو وہ امور پیش نہ آجائین جو ہمیشہ صادقون کے مکذبون کو پیش آتے رہے ہین ۔ اسی وجہ سے مین آج رات کو سوچتا سوچتا ایک گرداب تفکر مین پڑگیا ۔ کہ آپ کی ہمدردی کے لئے کیا کرون ۔ آخر مجھے دل کے فتویٰ نے یہی صلاح دی کہ پہر دعوت الی الحق کے لئے ایک خط آپکی خدمت مین لکھون کیا تعجب کہ اسی تقریب سے خدا تعالیٰ آپ پر فضل کر دیوے ۔ اور اس خطرناک حالت سے نجات بخشے ۔ سو عزیز من آپ خدا تعالے کی رحمت سے نا امید نہ ہون ۔ وہ بڑا قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اگر آپ طالب حق بنکر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالین تو آپ پر قطعی ثبوتون سے یہ بات کھل سکتی ہی کہ خدا تعالے نے ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجکو محفوظ رکھتا رہا ہے ۔ یہان تک

کہ بعض وقت انگریزی عدالتون مین میری جان اور عزت ایسے خطر مین پڑ گئی
کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجکو نہ دی۔ لیکن اللہ جلشانہ
کی توفیق سے مین سچ کے لئے اپنی جان اور عزت سے دست بردار ہو گیا
اور بسا اوقات مالی مقدمات مین محض سچ کے لئے مین نے بڑے بڑے
نقصان اُٹھائے۔ اور بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے
والد اور بھائی کے برخلاف گواہی دی۔ اور سچ کو ہاتھ سے نچھوڑا۔ اس گاؤن
اور نیز بٹالہ مین بھی میری ایک عمر گذر گئی ہے۔ مگر کون ثابت کرسکتا ہے۔ کہ
کبھی میرے مونہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب مین نے محض للہ انسانون
پر جھوٹ بولنا ابتدا سے متروک رکھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان
کیا۔ تو پھر مین خدا تعالیٰ پر کیون جھوٹھ بولتا۔ اور اگر آپ کو یہ خیال گذرے۔ کہ
یہ دعویٰ کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف ہے۔ تو اس کے جواب مین باادب
عرض کرتا ہون۔ کہ یہ خیال محض کم فہمی کی وجہ سے آپ کے دل مین ہے۔ اگر آپ
مولویانہ جنگ وجدل کو ترک کر کے چند روز طالب حق بنکر میرے پاس رہین
تو مین امید کرتا ہون کہ خدا تعالےٰ آپ کی تمام غلطیان نکالدیگا اور مطمئن کردیگا
اور اگر آپ کو اس بات کی بھی برداشت نہین تو آپ جانتے ہین کہ پھر آخر علاج
فیصلہ آسمانی ہے۔ مجھے اجمالی طور پر آپکی نسبت کچھ معلوم ہوا ہے۔ اگر آپ چاہین
تو مین چند روز توجہ کر کے اور تفصیل پر بفضلہ تعالےٰ اطلاع پاکر چند اخبارون
مین شائع کردون اس شائع کرنے کے لئے آپکی خاص تحریر سے مجکو اجازت ہونی چاہیے
مین اس خط کو محض آپ پر رحم کر کے لکھتا ہون اور بہ ثبت شہادت* چند کس
آپ کی خدمتمین روانہ کرتا ہون اور آخر دعا پر ختم کرتا ہون۔ ربنا افتح بیننا وبین
قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود ۳۱ دسمبر ۱۸۹۲ء

* قوت شہادت کو ہمنے فضول سمجھکر اڑا دیا ہے۔ جب اس خط کو ہمنے خود اپنے رسالہ مین چھاپ دیا تو پھر شہادت کی کیا حاجت ہے۔

اسکا جواب بجناب خاکسار

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لاوے

سلام علی من اتبع الہدی۔ آپکا خط ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء مین نے تعجب سے پڑھا۔ مین آپ کی ان گیدڑ بھبکیون سے نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک سمجھتا ہون۔ اور انکی مقابلہ مین یہ آیات قرآن پیش کرتا ہون۔ اتحاجونی فی اللہ وقد ھدان ط ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا وسع ربی کل شئ علما ط افلا تتذکرون ہ وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ مالم ینزل بہ سلطانا ط فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون ہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔

کادیانی صاحب! مین قرآن اور پہلی کتابون کو اور دین اسلام اور پہلے دینون کو۔ اور نبی آخر الزمان اور پہلے نبیون کو سچا جانتا اور مانتا ہون۔ اور اُس کا یہ لازمہ اور شرط ہے۔ کہ آپ کو جھوٹا جانون اور آپکا منکر ہون۔ کیونکہ آپ کے عقائد آپکی تعلیمات آپ کے اخلاق وعادات پہلی کتابون اور پہلے دینون۔ اور پہلے نبیون کے مخالف اور متناقض ہین۔ لہذا اُن کتابون دینون اور نبیون کو ماننا تب ہی صحیح اور سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے عقائد اور تعلیمات کو جھوٹا اور آپکو گمراہ سمجھون۔ جیسپر آیات ذیل دلائل ہین۔ ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ وقد امروا ان یکفروا بہ۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برآؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم

وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ ۔
عقائد باطلہ مخالفہ دین اسلام وادیان سابقہ کے علاوہ جھوٹ بولنا اور دہوکا دینا آپکا ایسا وصف لازم بن گیا ہے۔ کہ گویا وہ آپکی سرشت کا ایک جزء ہے۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپکی سوانح عمری کا مین تفصیلی علم نہین رکھتا مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا دہوکا دینا اپنے اختیار کیا ہے خصوصاً ۱۸۸۶ء سے جب سے آپنے الہامی بیٹا تولد ہونے کی پیشین گوئی کی۔ اوراس قسم کی اور پیشگوئیان مشتہر کی ہین۔ علی الخصوص ۱۸۹۱ء سے جب سے آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوی مشتہر کیا ہے۔ اُس سے آپکی کوئی تحریر کوئی تقریر کوئی خط کوئی تصنیف خالی نہین ہے۔ اس پر قیاس ہو سکتا ہے کہ پہلے زمانہ مین خصوصاً امتحان مختاری مین فیل ہونے اور پھر عدالت مین سالہا سال اپنے مقدمات کرنے کیوقت آپکا یہی حال رہا ہوگا۔
اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو شخص بندون پر جھوٹ بولنے اور اُن کو دھوکا دینے مین ایسا دلیر ہو۔ وہ خدا پر یہ افترا کرنے سے کہ مین ملہم ہون اور مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ فلان شخص مجھے بیٹی نہ دیگا۔ تو ہلاک ہو جاویگا۔ اور فلان شخص مجھے مسیح نہ مانے گا۔ تو وہ عذاب مین مبتلا ہوگا۔ کسطرح رُک سکتا ہے۔ اوراس دعوی الہام مین کیونکر سچا سمجھا جاسکتا ہے۔
آپ اس قسم کے تین ہزار* الہامات کے صادق ہونے کے مدعی ہین۔ مین ان تین ہزار مین سے صرف تین الہامون کے صادق ٹھہرنے پر آپکو ملہم مان لونگا۔ اور یہ سمجھونگا۔ کہ مینے آپ کے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپ کو بداخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی۔ اُن تین ہزار مین سے جن تین الہامونکو آپ بین** الصدق سمجھتے ہین مثلاً دیانند سرستی کی موت

* نوٹ یہ دعوی اپنے سالانہ میلہ کے جلسہ مین برملا کیا تھا۔ ** یعنے واقعی الہام ہونے۔

کے متعلق الہام یا شیخ مہر علی صاحب کی رہائی کی نسبت الہام یا دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپس ہونے کی نسبت الہام۔ یا آپ کی آیندہ اور فرضی خسر کے فوت ہو جانے کی نسبت الہام وامثال ذالک انکو آپ کسی ایسی مجلس مین جسمین جانبین کے اشخاص مساوی ہون اور تین منصف مختلف مذاہب کے یا آزاد مشرب ہون ثابت کر دین اور آسانی سے کامیاب ہون۔

تین نہ سہی چلو۔ ایک ہی اپنے خیالی الہام اخیر کا جسکو آپنے اپنے جلسہ میلہ سالانہ مین اپنے معتقدون اور دام افتادگان مین جو اکثر عوام بے علم تھے اور بعض خود غرض نیچری اور بعض تماشائے جنکو تحقیق اصل حال سے کوئی غرض نہ تھی۔ بڑی شد و مد سے بیان کیا تہا واقعی الہام ہونا ثابت کر دین۔ اگر آپ مرد میدان ہین تو میدان مین نکلین ورنہ ان لن ترانیون سے شرم کرین۔

اپنے دریائے رحمت کے جوش و جنبش مین آنے کا جو آپنے ذکر کیا ہے اسمین آپنے اپنی سنت قدیم کذب و دہوکا دہی سے کام لیا ہے۔ آپ کو رحمت سے کیا نسبت۔ رحمت اور ہمدردی کا تو آپ مین مادہ ہی نہین۔ آپ کے افعال و حرکات و کلمات صاف شہادت دے رہے ہین۔ کہ آپ پرلے سرے کے بے رحم خود غرض جافی اور نفسانی آدمی ہین۔ آپکی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار دونو توأم ہین۔ آپنے اپنے مسلمان مخالفین اور معترضین کو اس حالت اور اس وقت مین جبکہ آپ انکو مخدومی اخوی کے خطاب سے یاد کرتے اور انکی نیک نیتی کے معترف تھے۔ بے حیا۔ بے ایمان۔ درندہ منہ سے جھاگ نکالنے والا۔ کتا۔ کلب یموت علی کلب۔ سفلہ۔ کمینہ۔ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ کیا رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنے رکھتی ہے؟۔

آپ مسلمانون کا دس ہزار سے زیادہ روپیہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت مین اور قبولیت دعاؤن کی طمع دیکر خورد برد کر چکے ہین۔ اور کتاب براہین ہنوز در بطن شاعر کا مصداق ہے۔ اور قبولیت دعاونکی امیدوار آپ کے مونہ کو دیکھ رہی ہین کیا ہمدردی ورحم اسی کا نام ہے ؟۔

جب مجھے آپ سے آپکی امکانی ولی ہونے کی نظر سے حسن ظنی تھی۔ تو مین نے آپ سے بارہا التجا کی کہ مجھے آپ اپنے پاس ٹھرا کر رحمت وبرکت کے آثار دکھائین۔ آپنے کبھی ہان نہ کی۔ ایکدفعہ مینے آپکو یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ کے مخالف ومنکر اچھے رہے۔ کہ آپ انکو نشان آسمانی دکھانے کے لئے انعام کے وعدہ پر بلاتے ہین۔ ہم موافقین کو بلا وعدہ انعام بھی نہین بلاتے تو آپ ہنس کر چپ ہو گئے۔ پھر جب آپ نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تو مینے اپنا خلاف ظاہر کر کے آپ کے پاس آنا اور دوستانہ پرایویٹ گفتگو کرنا چاہا تو آپ بلانے کا وعدہ دیتے دیتے لودہانہ مین جا براجے اور وہان جا کر مخاصمانہ بحث کا اکھاڑہ جما کر ناجائز اور بحث کو ٹلانے کی شروط سے پناہ گزین ہوئے۔ پھر جب بمقام لودہانہ آپکے گھر پر پہنچ کر آپکو گفتگو پر مجبور کیا۔ تو آپنے اس باامن گفتگو کو ناتمام چھوڑ کر پھر مخاصمانہ اکھاڑہ جمانے کا اہتمام کیا۔ اور دہلی۔ پٹیالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ مین مخاصمانہ بحث کا علم بلند کیا۔ اور پھر بحث سے گریز کر کے انواع اتہام واکاذیب کا اشتہار کیا اور اسی اثنا مین فیصلہ آسمانی لکھ مارا۔ جسمین کوئی دقیقہ بیرحمی وبدگوئی کا فروگذاشت نہ کیا۔ اس بیرحمی ونفسانی کارروائیون کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مسلمانون کی جماعت مین تفرقہ پڑ گیا۔ بھائی بھائی سے اور دوست دوست سے الگ ہو گیا۔ کیا رحمت وہمدردی کا یہی اثر ہے۔

آپ مین رحمت وہمدردی کا شمہ اثر بھی ہوتا۔ تو جسوقت مینے اپنا خلاف

آپ کے دعوے مسیحائی سے ظاہر کیا تھا۔ آپ فوراً مجھے اپنی جگہ بلاتے یا غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماتے (جیسا کہ پہلے بھی آپ سے وقوع مین آتا رہا۔ اور کم سے کم تین دفعہ آپ نے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماکر رابطہ اتحاد ظاہر کیا تھا) اور اس صورت سے اپنے دعوے جدیدہ کو ثابت کر دکھاتے۔
اَب جو اپنے یہ خط ارسال فرمایا ہے۔ یہ بھی آپکی خود غرضی اور نیت فساد سے خالی نہین۔ اسمین خود غرضی یہ ہے۔ کہ آپ کے مرید آپ کو نیک نیت اور اپنے دعویٰ مین ثابت قدم اور مقابلہ مخالفین کے لئے مستعد سمجھین۔ نیت فساد کی یہ ہے۔ کہ جانب ثانی سے جواب ترکی بترکی ملے تو اس سے بٹالہ کی مسلمانون مین پھوٹ پڑے۔ یہ آپکے دعوے الہام وراست بازی خیر خواہی ورحمت کا جواب ہے۔ اَب مین آپ کی اس درخواست کا کہ "خاکسار آپ کے اور آپ کے تابعین کے الہامات ومنامات سے ڈرکر آپ کے پاس پہنچے اور انکا مطیع ہوجاوے یا آپ کو اُن ڈرانے والے الہامات ومنامات کی اشاعت کی اجازت دے" جواب دیتا ہون۔
آپکا خاکسار کو اپنے پاس بلانا۔ اگر اس غرض سے ہے کہ مین آپ کی عقائد باطلہ کی نسبت آپ سے کچھ دریافت کرون۔ تو اس نظر سے آنا فضول ہے۔ ہم مسلمانون کو آپ کے عقائد باطلہ کے بطلان مین اَب کوئی شک نہین ہی لہذا اسمین کچھ دریافت کرنے کی کوئی ضرورت وحاجت باقی نہین۔
ہان آپ کو کچھ شک واشتباہ ہو۔ تو آپ جسوقت چاہین حسب عادت قدیم غریب خانہ پر تشریف لاوین۔ دستور قدیم کے موافق آپ کی مدارات ہوگی۔ اور آپ کی تسلی کیجاوے گی انشاءاللہ تعالےٰ۔
اور اگر خاکسار کو اپنے پاس بلانا اس غرض سے ہے۔ کہ آپ مجھے نشان

آسمانی دکھائین گے تو اس نظر سے آنا نہ صرف بیفائدہ ہے بلکہ گناہ اور موجب نقصان ہے۔ جس شخص کے عقائد اسلام اور سابق ادیان کے مخالف ہون۔ اس سے نشان آسمانی کا متوقع ہونا مومن کا کام نہین۔ اور اگر وہ کچھ چالاکی اور شعبدہ بازی سے بذریعہ مسمریزم وغیرہ دکھا بھی دے تو اس پر اعتماد کرنا مخالف اسلام ہے اسبات کو آپ بھی اپنے ایک اشتہار مین تسلیم کر چکے ہین۔ ہان اس غرض سے میرا وہان پہنچنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ کہ مین وہان پہنچکر آپکا عجز اظہار نشان آسمانی سے لوگون پر ظاہر کرون اور مسلمانون پر آپکا جھوٹ اور فریب کھولون۔ کیونکہ میرے خیال مین۔ آپ کو مسمریزم وغیرہ مین بھی دخل نہین اور آپ کے پاس جو ہتھیار و دام تزویر ہے وہ صرف زبان کی چالاکی اور فقرہ بندی ہے۔ لیکن مجھے اسصورت مین بھی قادیان پہنچنے مین یہ اندیشہ ہے۔ کہ آپ میری جان کو نقصان پہچانے مین کوشش کرین گے اور اس سے اپنے اس الہام کو کہ یہ شخص باون برس کا ہوکر فوت ہو جائیگا جسکو آپ کے حواری اور امن کے دوست* وغیرہ آپسمین پھیلا رہے ہین سچا کر دکھائین گے"۔ (گو واقع مین وہ کبھی سچا نہین ہوسکتا کیونکہ مین باون برس عمر کے پورے کر چکا ہون ۱۷ محرم سنہ ۱۲۵۶ھ میری پیدایش ہے اور اب سنہ ۱۳۱۰ھ گذر رہا ہے) اور کم سے کم یہ کہ میری آبرو ریزی کی تدبیر کرین گے۔ پس اگر آپ میری اس غرض کو پیش نظر رکھکر مجھکو اپنے پاس بلانا چاہتے ہین تو میرے اس اندیشہ کو ایک باضابطہ تحریر سے جو عدالت مین رجسٹر ہو اٹھا دین۔ آپ نے اس تحریر ذمہ واری کو منظور کیا تو اُسکا مسودہ آپ کے پاس بھیجا جاوے گا۔ اس صورت مین یہ خاکسار قادیان مین حاضر ہوگا اور جو کام آپ کی خدمت گذاریکا یہان کرتا ہے وہان بیٹھکر کریگا۔

* اصل خط مین نام بتائے گئے ہین۔ اس نقل مین اسلئے کاٹے گئے ہین کہ وہ لوگ منکر ہوگئے ہین اور ہمکو اسوقت بجز کادیانی کسی سے بحث منظور نہین۔

درصورت عدم منظوری شرط مذکور مین قادیان مین نہین آسکتا۔ بصورت
مین جو آپنے اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات ومنامات کی جو میری نسبت
ہوئے ہین اشاعت کی اجازت چاہی ہے اس سے مجھے تعجب آیا اور یقین ہوا
کہ آپ دعوی الہام مین کذّاب ہین۔ خدا کے الہام کی اشاعت وتبلیغ کے لئے
اورون کی اجازت کے کیا معنے؟ - اول توجو الہام کسی نبی یا ولی کو کسی شخص کے
ڈرانے کے لئے ہوتا ہے اسکی اشاعت وتبلیغ اس الہام کا عین مدعا ہوتا ہے۔
اور اگر آپکا ملہم آپکو ایسے الہام کرتا ہے جبکی اشاعت تا نظر ثانی اور حکم ثانی
جائز نہین ہوتے تو آپ اپنے ملہم ہی سے کیون نہین پوچھ لیتے کہ مین اس
الہام کو شائع کرون یا نہ کرون۔ اور اگر کرونگا تو کسی قانون کے شکنجہ مین
تو نہ پھنسایا جاؤنگا۔ آپکی اس اجازت چاہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ
الہام کی آڑ مین مجھے گالیان دینا چاہتے ہین۔ اور ایسے الفاظ لکھنے ومشتہر
کرنے کا ارادہ رکھتے ہین جن سے میری حیثیت عرفی کا ازالہ ہو۔ اور میری
اور میرے عزیزون اور اقارب کی دلشکنی ہو۔ اور انکو رنج پہنچے (چنانچہ پہلی
بھی آپنے اس قسم کی الفاظ والہام میری نسبت شائع کئے ہین) ومعہذا آپ
قانونی گرفت کا بھی اندیشہ رکھتے ہین اور حکام وقت کو اپنے مُلہم کی
نسبت زبردست سمجھتے ہین لہذا مین ایسے الہام کی نسبت اشاعت کی اجازت
عام نہین دے سکتا۔ ہان اسطور کی اجازت دینے سے مین کبھی نہین سکتا
کہ آپ اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات کو جہانتک کہ قانون اُنکی اشاعت
کی اجازت دیتا ہے شائع کرین اور اپنے کمزور و ڈرپوک ملہم کو (جو یقیناً
خدا تعالی نہین بلکہ معلم الملکوت* ہے) حکام وقت سے مغلوب سمجھکر اُس کی
حکم کی تعمیل کو حکام وقت قانون کی تابع رکھین۔ اسکا اپنے خلاف کیا تو

* معلم الملکوت شیطان کو کہتے ہین۔

آپکو کورٹ مین پھر کسی اور آرامگاہ مین آنا پڑے گا۔ آپ کے پچھلے الہامات والفاظ بھی میری نگاہ مین ہین اور انکی نسبت تدارک کا ارادہ بھی ہنوز ملتوی نہین ہؤا۔

مین یہ کہنا بھی نامناسب نہین سمجھتا۔ کہ اگر آپ خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتے ہین اور خدا تعالیٰ سے مجملات کی تفصیل پوچھ سکتے ہین۔ اور معہذا بنی نوع سے ہمدردی رکھتے ہین (جیسا کہ آپنے اپنے خط مین دعوےٰ کیا ہے) توبجاے مجھے دہمکانے اور ڈرانے کے آپ میری نسبت خدا تعالےٰ سے پہلے یہ دریافت کرین کہ جو مُنذر الہام آپ کو اس شخص کی نسبت ہؤا ہے وہ مبرم وقطعی الوقوع ہے یا اس کا وقوع معلق ہے اور جو ڈر یا عذاب اسمین بیان کیا گیا ہے وہ درصورت اس کی تابع ہو جانے کے اس شخص سے اٹھ سکتا ہے۔

پس اگر خدا تعالےٰ آپ کو یہ بتا وے کہ وہ مبرم نہین معلق ہے تو آپ خدا کی جناب مین دعا کرین کہ وہ مجھے آپ کی شناخت کی توفیق دے اور آپ کا تابع کر دے۔ اور مجھ سے وہ عذاب اُٹھالے اور اس امر مین آپنے دریاے رحمت کو جوش مین لاوین اور اُس نبی رحیم کی سنت پر عمل کرین جسکو اُسکی قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتا اور یہ کہتا تھا۔ اللّٰھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سُنت پر عمل کرین۔ کہ جب آپ کے پاس ملک الجبال نے حاضر ہو کر کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلئے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ چاہین تو مین آپ کے منکرون اور مخالفون کو پہاڑ کے نیچے کچل دون۔ تو آپنے فرمایا مین یہ نہین چاہتا۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اُن کی پشتون سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو خدا کی توحید پکارین گے۔ اور اگر خدا تعالےٰ آپکو یہ خبر دی کہ یہ الہام مبرم وقطعی الوقوع ہے۔ تو پھر آپ میری دعوت سے دست بردار ہون۔ اور اپنے تابعین کو وہ الہام

سناکر اُنپر اپنی نبوت و ولایت ثابت کرین۔ اس صورت مین مجہے دعوت کرنا فضول ہے۔ کیونکہ قطعی وعدہ عذاب کے بعد کسی نبی نے دعوت نہین کی۔ اور اگر آپ اپنی اس دہمکی پر مصر رہے تو طالب حق اور منصف جان لینگے کہ آپ اس دعوت و انذار مین فریب کرتے ہین اور جہوٹے ہین۔

مین اخیر مین یہ بہی کہتا اور آپکو اطلاع دیتا ہون کہ اگر مین آپکی مخالفت مین نیک نیت اور حق پر ہون اور دین اسلام کی حمایت کر رہا ہون۔ اور نفسانیت و نفاست کو ہمین دخل نہین دیتا تو خدا تعالےٰ میری مدد کرے گا اور آپکو ہدایت کرکے تابع حق و دین اسلام کرے گا ورنہ سخت عذاب مین مبتلا کرکے ہلاک کرے گا۔ اور اگر میری نیت مین فساد ہے تو خدا مجہے اسکا بدلہ خود دیگا آپکا ڈرانا اور دہمکانا عبث و فضول ہے خصوصاً ایسی حالت مین۔ کہ مین آپ کو کذاب جانتا ہون اور اس اعتقاد کو اپنے اسلام کا جز سمجہتا ہون۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ آپ ان گیدڑ بہبکیون سے باز آئین اور حق کی تابع ہو جائین آیندہ اختیار ہے۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔ الراقم ابو سعید محمد حسین یکم جنوری ۹۳ء

اسکا جواب منجانب کادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اما بعد آپکا رجسٹری شدہ خط ۴۔ جنوری ۹۳ء کو مجکو ملا اگرچہ آپکا یہ خط جو کذب اور تہمت اور بیجا افتراؤن کا ایک مجموعہ ہے۔ اس لائق نہین تہا۔ کہ مین اُسکا کچہ جواب لکہتا فقط اعراض کافی تہا۔ لیکن چونکہ آپنے اپنے خط کے صفحہ ۲۔ اور تین مین اس عاجز کی تین پیشگوئیونکا ذکر کرکے بالآخر اُس تیسری پیشگوئی پر حصر کر دیا ہی جو نور قشان دہم مئی ۱۸۸۸ء اور نیز میری اشتہار مشتہرہ ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء مین مندرج ہی اور آپنے اقرار کیا ہی کہ اگر اس الہام کا سچا ہونا ثابت ہو جائے تو مین آپکو ملہم مان لونگا اور یہ سمجہونگا کہ مینے آپکے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپکو بد اخلاق اور گمراہ سمجہنے مین غلطی کی

اسلئے اس عاجز نے پہر آپکی حالت پر رحم کرکے آپکو اُس الہامی پیشگوئی کی ثبوت کیطرف توجہ دلانا مناسب سمجہا۔ وہ پیشگوئی جیسا کہ آپ خود اپنے خط مین بیان کر چکے ہین یہی تہی کہ اگر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو نہ دیوے اور کسی اور سے نکاح کر دیوے تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ کے اندر فوت ہو جائیگا۔ اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہین تھی۔ کہ خواہ نخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخوست کی گئی تہی بلکہ یہ بنیاد تھی کہ یہ فریق مخالف جنمین سے مرزا احمد بیگ بہی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار۔ مگر دین کی سخت مخالف تھے اور ایک انمین سے عداوت مین اسقدر بڑہا ہوا تھا کہ اللہ جلشانہ اور رسول صلعم کو علانیہ گالیان دیتا تھا اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا اور نشانونکے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تہا اور یہ سب مجکو مکار خیال کرتے تھے۔ اور نشان مانگتے تھے اور صوم اور صلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹھٹہا کیا کرتے تہے۔ سو خدا تعالی نے چاہا کہ انپر اپنی حجت پوری کرے۔ سو اسنے نشان دکھلانیمین وہ پہلو اختیار کیا جسکا ان تمام بیدین قرابتون پر اثر پڑتا تھا خدا ترس آدمی سمجہ سکتا ہے کہ موت اور حیات انسان کی اختیار مین نہین اور ایسی پیشگوئی جسمین ایک شخص کیموت کو اُسکی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو وابستہ کر دیا گیا۔ اور موت کی حد مقرر کر دی گئی انسان کا کام نہین ہے چونکہ یہ الہامی پیشگوئی صاف بیان کر رہی تھی کہ میرزا احمد بیگ کی موت اور حیات اسکی لڑکی کے نکاح سے وابستہ ہے۔ اس لئے پانچ برس تک یعنی جب تک اوس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح نکیا گیا مرزا احمد بیگ زندہ رہا اور پہر ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء احمد بیگ نے اُس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کر دیا اور بموجب پیشگوئی کی تین برس کے اندر یعنی نکاح سے چوتھے مہینے مین جو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء تھی فوت ہو گیا۔ اور اسی اشتہار مین یہ بہی لکہا تھا کہ اگرچہ روز نکاح سے موت کی تاریخ تین برس تک بتلائی گئی ہے مگر دوسرے کشف سے معلوم ہوا کہ کچہ بہت عرصہ نہین گذریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نکاح اور موت مین صرف چار مہینہ بلکہ اس سے بہی کم فاصلہ رہا۔ یعنی جیسا کہ مین لکھ

چکا ہون کہ ۷۔ اپریل سنہ ۹۲ء مین نکاح ہوا اور ۳۱ ستمبر سنہ ۹۲ء کو مرزا احمد بیگ اس
جہان فانی سے رخصت ہوگیا۔ اب ذرا خدا تعالے سے ڈر کر کہین کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی
یا نہین اور اگر آپکے دل کو یہ دہڑکا ہو کہ کیونکر یقین ہو کہ یہ الہامی پیشگوئی ہے کیونکہ
جائز نہین کہ دوسری وسائل نجوم ورمل وجفر وغیرہ سے ہے۔ تو اسکا یہ جواب ہے کہ منجمون
کی اسطور کی پیشگوئی نہین ہوا کرتی جسمین اپنے ذاتی فائدہ کے لحاظ سے اسطور کی
شرطین ہون۔ کہ اگر فلان شخص ہمین بیٹی دی تو زندہ رہیگا ورنہ نکاح کے بعد تین برس
تک بلکہ بہت جلد مر جائیگا۔ اگر دنیا مین کسی منجم یا رمال کی اس قسم کی پیشگوئی ظہور مین
آئی ہے۔ تو وہ اُس کی ثبوت کے ساتھ پیش کرین علاوہ اسکے اس پیشگوئی کے ساتھ
اشتہار مین ایک دعوی پیش کیا گیا ہے یعنے یہ کہ مین خدا تعالی کیطرف سے آیا ہون اور
مکالمہ الہیہ سے مشرف ہون اور مامور من اللہ ہون۔ اور میری صداقت کی نشانی یہ پیشگوئی
ہے۔ اب آپ اگر کچھ بھی اللہ جلشانہ کا خوف رکھتے ہین تو سمجھ سکتے ہین کہ ایسی پیشگوئی جو
منجانب اللہ ہونے کے لئے بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے اُسیحالت مین سچی ہو سکتی تھی
کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو کیونکہ خدا تعالی ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک
جھوٹھے دعوی کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہر گز سچی نہین کر سکتا وجہ یہ کہ اسمین
خلق اللہ کو دہوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ خود مدعی صادق کے لئے یہ علامت قرار
دیکر فرماتا ہے۔ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اور فرماتا ہے۔ ولا
یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین
رسول اور نبی اور محدث داخل ہین۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کے لئے
ایک مسلمان کیلئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعوی کے ساتھ یہ پیشگوئی
بیان کی گئی ہے۔ اور خدا تعالی نے اسکو سچا کرکے دکھلادیا اور اگر آپکے نزدیک یہ ممکن ہی کہ
ایک شخص دراصل مفتری ہو اور سراسر دروغ گوئی سے کہے کہ مین خلیفۃ اللہ اور مامور

من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہون اور میرے صدق کا نشان یہ ہے کہ اگر فلان شخص مجھے اپنی بیٹی نہین دیگا اور کسی دوسرے سے نکاح کر دیگا تو نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ اس سے بھی بہت قریب فوت ہو جائیگا۔ اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو برائے خدا اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤگے خدا تعالی صاف فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ سوچکر دیکھو کہ اس کے یہی معنے ہین کہ جو اپنے دعوی مین کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہین ہوتی۔ شیخ صاحب۔ اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اس دن سے ڈرو جسدن کوئی شیخی پیش نہین جائیگی اور اگر کوئی نجومی یا رمال یا جفری اس عاجز کی طرح دعوی کرکے کوئی پیشگوئی دکھلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخبارون مین چھپوا دو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہین کرسکوگے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالی تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اسکی رگ جان قطع کیجاتی پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کرنے کے اللہ جلشانہ اس عاجز کو جو آپکی نظر مین کافر مفتری دجال کذاب ہے دشمنون کے مقابل پر یہ عزت دے کہ تا دعوی مین پیشگوئی پوری کرے کبھی دنیا مین یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالی نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالی پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اسکی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالی اسکی رگ جان نہ کاٹے بلکہ اوسکی پیشگوئیون کو پورا کرکے آپ جیسے دشمنون کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوششون کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل آدمی سالانہ جلسہ مین شریک ہون اور بعد آپ کی تکفیر اور جان کاہی اور لوگون کے روکنے کے تین سو ستائیس احباب اور مخلص جلسہ اشاعت حق مین دوڑے آوین اب اس سے زیادہ کیا لکھون مین اس خط کو انشاء اللہ چھاپ کر شائع کردون گا اور مجھے سیاست کی

ضرورت نہین کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمایش کے لئے بٹالہ مین کوئی مجلس مقرر کرون۔ مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعۃ السنۃ مین میرے اس خط کو شائع کردین اور یہ بات بھی ساتھ لکھدین کہ آپ آپکو قبول کرنے مین کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لین گے کہ وہ عذر صحیح یا غلط ہے۔ الراقم غلام احمد۔

مکرر یہ کہ اللہ جلشانہ خوب جانتا ہے کہ مین اپنے دعوی مین صادق ہون نہ مفتری ہون نہ دجال نہ کذاب۔ اس زمانہ مین کذاب اور دجال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تھوڑے نہین تھے تا خدا تعالی صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اُسکی طرف سے مبعوث ہو ایک دجال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈالدیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھین اور حقیقت کو دریافت نکرین اور تکفیر کیطرف دوڑین مین اُنکا کیا علاج کرون۔ مین اُس بیمار دار کیطرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم مین مبتلا ہوتا ہے۔ اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گین ہون اور دعا کرتا ہون کہ اے قادر ذوالجلال خدا۔ اے ہادی و رہنما ان لوگون کی آنکھین کھول اور آپ انکو بصیرت بخش اور آپ انکے دلون کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہون کہ میری دعائیں خطا نہین جائین گی۔ کیونکہ مین اسی کیطرف سے ہون اور اسیطرف بلاتا ہون یہ سچ ہی کہ اگر مین اسکیطرف سے نہین ہون اور ایک مفتری ہون تو وہ بُری عذاب سے مجکو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہین دیتا کہ جو صادق کو دیجاتی ہے۔ مینے جو ایک پیشگوئی جسپر اپنے میرے صادق اور کاذب ہونیکا حصر کردیا آپ کیخدمت مین پیش کی ہے یہی میرا صدق اور کذب کی شناخت کیلئے ایک کافی شہادت ہے۔ کیونکہ ممکن نہین کہ خدا تعالی کذاب اور مفتری کی مدد کرے لیکن ساتھ اسکے مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور بھی ہین جنکو مین اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مین شائع کرچکا ہون جنکا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالی اُس عورت کو بیوہ

کر کے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنے حیات
پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعوی کر سکتا ہے کہ وہ فلان وقت
تک زندہ رہیگا اور یا فلان وقت تک مر جائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی مین نہ ایک
بلکہ چھ دعوی ہین اول نکاح کیوقت تک میرا زندہ رہنا دوم پھر نکاح کے وقت تک
اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا سوم پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی
سے مرنا۔ جو تین برس تک نہین پہونچے گا۔ چہارم اسکے خاوند کا اڈھائی برس کے عرصہ
تک مر جانا۔ پنجم اُسوقت تک کہ مین اُس سے نکاح کرون اُس لڑکی کا زندہ رہنا۔
ششم آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسمون کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اُسکے اقارب کے
میری نکاح مین آجانا۔ اب آپ ایماناً کہین کہ کیا یہ باتین انسان کے اختیار مین ہین اور
ذرہ اپنے دلکو تھام کر سوچ لین کہ کیا ایسی پیشگوئی اُسکی سچی ہو جانے کیحالت مین انسان
کا فعل ہو سکتا ہے پھر اگر اس پیشگوئی پر جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے جو ۳۱ ستمبر ۹۲ء
کو پوری ہو گئی آپکا دل نہین ٹھہرتا تو آپ اشاعة السنہ مین ایک اشتہار حسب اپنے اقرار کے
دیدین کہ اگر یہ دوسری پیشگوئیان بھی پوری ہو گئین تو مین اپنے ظنون باطلہ سے توبہ کرونگا۔
اور دعوی مین سچا سمجھ لونگا اور ساتھ اسکے خدا تعالی سے ڈر کر یہ بھی اقرار کر دین کہ
ایک تو انمین سے پوری ہو گئی اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہو جانیکا آپکے دل پر زیادہ اثر نہ
ہو تو اسقدر تو ضرور چاہئے کہ جب تک اخیر ظاہر نہ ہو کف لسان اختیار کرین جب ایک
پیشگوئی پوری ہو گئی تو اُسکی کچھ تو ہیبت آپکے دل پر چاہئے پھر آپ تو میری ہلاکت کی منتظر
اور میری رسوائی کے دنون کی انتظار مین ہین اور خدا تعالی میری دعوی کی سچائی پر نشان
ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ اب بھی نمانین تو میرا آپ پر کیا زور ہے۔ لیکن یاد رکھین کہ انسان اپنے
اوائل ایام انکار مین بباعث کسی اشتباہ کے معذور ٹھہر سکتا ہے نشان دیکھنے پر ہرگز
معذور نہین ٹھہر سکتا۔ کیا یہ پیشگوئی جو پوری ہو گئی کوئی ایسا اتفاقی امر ہے جسکی خدا تعالی

م کو کچھ بھی خبر نہین کیا بغیر اُسکے علم اور ارادہ کے ایک دجال کی تائید مین خود بخود یہ پیشگوئی وقوع مین آگئی۔ کیا یہ سچ نہین کہ مدعی کاذب کی پیش گوئی ہرگز پوری نہین ہوتی
یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی اگر آپ مین انصاف کا کچھ حصہ ہے اور تقوی کا کچھ ذرہ ہے تو اب زبان کو بند کرین۔ خدا تعالے کا غضب آپ کے غضب سے بہت بڑا ہے
ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم و امنتم۔ والسلام علی من اتبع الهدی وما استکبر وما ابی۔ (الراقم عاجز غلام احمد

اس کا جواب منجانب خاکسار

لاہور ۹ جنوری ۱۸۹۳ عیسوی

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لاوے۔

سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ آپکا دوسرا خط بلا تاریخ مین نے ، جنوری ۱۸۹۳ء کو بٹالہ مین روانگی لاہور کے وقت وصول پایا۔ اس لئے مین اسکا جواب بٹالہ سے نہین دے سکا اب دیتا ہون

اِس خط کے مطالعہ سے مجھے مسرت حاصل ہوئی اور امید ہوگئی کہ اب آپکے الہامات کی حقیقت کھلیگی۔ اور آپکے ملہم ہونے کی کیفیت جو مدت سے عوام پر مخفی و مشتبہ تھی کس و ناکس پر جو فہم و توفیق دیا گیا ہو۔ ظاہر ہو جاوے گی۔

اِس خط مین پھر آپ رحم و غمخواری کے مدعی ہوئے۔ اور اسکے مقابلہ مین خاکسار پر افترا پردازی کا دعوی قلم مین لائے ہین۔ آپ واقعی ملہم و غمخوار ہوتے تو میرے خط کے جواب مین صرف اپنی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا ثابت کرتے ان فضول دعاوی۔ رحم و غمخواری اور بیجا و ناحق تہمت افترا پردازی سے مشغول نہوتے۔ یہ چھیڑ چھاڑ بلا سود آپکے دعوی رحم و الہام و ہمدردی کی تکذیب کرتی ہے۔ آپکے دعویٰ رحم و ہمدردی کا مفصل جواب مین اپنے پہلے خط مین دے چکا ہون۔ اب آپ کیطرح اُسکا اعادہ نہین کرتا۔

بُہتانِ افترا پردازی کا جواب یہ ہے۔ کہ آپ میرے خط کی ایک بات کا خلاف واقعہ اور افترا ہونا ثابت کرین۔ کسی مجلس مین جسمین جانبین کے مساوی اشخاص ہون۔ اور تین منصف غیر طرفدار۔ اسکا ثبوت پیش کرین۔ یہ جرٔت نہو سکے (اور ہرگز نہو گی یہہ پیشگوئی بھی اپنی پیشگوئیون کے حاشیہ پر لکھ رکھین) تو بذریعہ تحریر اسکا ثبوت دین جسکو تین منصف مُسلم الفریقین غلبۂ راے سے مان لین۔ تو مین صرف اسی ایک امر سے آپکا حق پر ہونا۔ اور آپکے مقابلہ مین اپنا غلطی پر ہونا مان لونگا اور آیندہ آپکا مقابلہ چھوڑ دونگا

تو ایک ہی بات مین مدت کا جھگڑا طے ہوتا ہے۔ اور میدان آپکے ہاتھ آتا ہے۔ یہ نہو سکے تو آیندہ بے جا و ناحق تہمتون اور دروغ گوئی سے اپنے آپ کو روکین۔ جن سے آپ پر سوءظنی زیادہ بڑھتی ہے۔ اور آپکے دعوی الہام کی تکذیب ہوتی ہے۔

کادیانی صاحب! مین سچ لکھتا ہون اور اسپر خدا تعالے کی قسم جس مضمون و عنوان کے ساتھ آپ چاہین کھانے حاضر و مستعد ہون کہ مجھے جسقدر آپسے بدگمانی ہوئی ہے اسکا قوی سبب آپ کی دروغ گوئی و افترا پردازی و دھوکہ دہی۔ جس سے آپ کی کوئی تحریر خالی نہین۔ آپ اس بدگمانی کو دور کرانا چاہتے ہین۔ تو آیندہ اس کذب سے کف لسان اختیار کرین۔ مطلب کی بات کا جواب راستی دیا کرین۔

آپ کی پیشگوئی متعلقہ موت خسر فرضی کے الہامی ہونے کی نسبت جو مجھے عذر ہے اُسکا اظہار و بیان بحکم اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت تب ہی مجھپر واجب ہوتا جب آپکی طرف سے اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کا بپابندی اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت ثبوت گذرتا۔ مگر ہنوز آپسے یہ امر وقوع مین نہین آیا۔ تو پھر اس عذر کے پوچھنے کا آپکو کیا استحقاق ہے۔

آپنے اس خط مین یہ دعوے کیا ہے۔ کہ مینے نہ اپنے نفسانی طمع اور نکاح کی ذاتی غرض سے بلکہ دین اسلام کی حقانیت اسکے منکرون اور مخالفون پر (جو میری برادری اور قرابتیون مین سے تھے اور وہ مجھسے آسمانی نشان طلب کرتے تھے)۔ ظاہر کرنے کی غرض سے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر مرزا* ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو نہ دیگا کسی اور سے اسکا نکاح کریگا۔ تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ مین وہ فوت ہو جائے گا۔ ان تین برس مین گو تاریخ موت نہین بتائی گئی۔ مگر دوسری کشف سے معلوم ہوا کہ کچھ بہت عرصہ نہین گذرے گا۔ اور اڑھائی برس کے عرصہ تک اسکا شوہر فوت ہو جائیگا۔ اور وہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح مین آئیگی۔ اور یہ سب باتین اشتہار

* انکا نام کادیانی کی کلام مین بصفحہ ۱۰ منقول ہے ہمنے اپنی کلام مین ایک شریف آدمی کا ذکر بری بیان مین مناسب سمجھا۔

وھم جولائی ۱۸۸۸ء مین درج ہوکر شتہر ہو چکی ہین۔ اور اس پینگوئی کے الہامی ہونے کا یہ ثبوت دیا ہے کہ اس پیشگوئی کا ایک جز تو پورا ہو گیا ہے۔ کہ مرزا مذکور نے ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ تو ہم مہینے سے کم عرصہ مین ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو وہ فوت ہو گیا ہے۔ ایسی ہی باقی دو جزون (اس کے شوہر کے فوت ہونے۔ اور اس لڑکی کے میرے نکاح مین آنے) کی امید ہے۔ پھر کہا ہے کہ یہ پیشگوئی دوسرے وسائل نجوم۔ رمل وجفر سے نہین ہو سکتی۔ کیونکہ منجمون کی پیشگوئی ایسی نہین ہوا کرتی جسمین ذاتی فائدہ کے لحاظ سے شرطین ہون (جیسا کہ مین نے شرط نکاح لگا دی ہے۔) اور نہ وہ اس دعوی کے ساتھ ہوتی ہین۔ کہ مین ملھم اور خدا کیطرف سے مامور اور بھیجا گیا ہون۔ (جیسا کہ مینے دعوی کیا ہے) اس دعوی کے ساتھ کوئی منجم یا رمال پیشگوئی کرے تو اسکا سچا ہونا ممکن نہین ہے۔ جسکی عقلی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر منجم جھوٹے مدعی الہام کی پیشگوئی سچی نکلے تو اسمین اور سچے نبی مین فرق نہین رہتا۔ اور لوگون کو صدق نبوت مین اشتباہ ہو جاتا ہے۔

اور نقلی دلائل وہ آیت ہے جسمین مومن آل فرعون کے اس قول کی حکایت ہے۔

وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان الله لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔

کہ اگر موسے سچا ہے۔ تو تمکو (ای فرعونیو!) ضرور وہ عذاب بھیجیگا جسکی وہ پیش گوئی کر چکا ہے۔ خدا تعالی جھوٹے زیادتی کرنے والے کو راہ نہین دکھاتا۔ یعنی اُسکی پیشگوئی کو پورا نہین کرتا۔ اور وہ آیہ جسمین آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین
ولا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول۔

اگر وہ ایک قول بھی از خود بنا کر ہماری طرف منسوب کرتا۔ تو ہم اسکی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور وہ آیہ جسمین ارشاد ہے۔ خدا تعالی!

اپنے غیب پر بجز رسول کسی کو مطلع نہین کرتا۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول اور نبی اور محدث داخل ہین"۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جھوٹے مدعی الہام کی پیشین گوئی پوری نہین ہوتی۔ اور اُسکو غیب پر اطلاع نہین ہوتی۔ اور اُسکی رگ جان کاٹی جاتی ہے۔ اور چونکہ مین گیارہ برس سے دعوی وحی والہام کرتا ہون اور اتبک مارا نہین گیا بلکہ دن بدن میری عزت وقبولیت لوگو مین بڑھتی جاتی ہے۔ میرے پچھلے جلسہ سالانہ مین صرف پچہتر آدمی شامل ہوئے تھے اور اس سال تین سو ستائیس (۳۲۷) مخلص واحباب آئے ہین اور میری پیش گوئیان سچی نکلتی ہین اس ثابت ہوتا ہے۔ کہ مین صاحب وحی والہام ہون اور میری پیش گوئی مذکور الہامی ہے رمل ونجوم جفر سے وہ نہین ہوئی۔ اب آپ اس پیشگوئی کو الہامی مان لین اور اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین یہ اعتراف چھاپ دین۔ کہ ایک جز پیشین گوئی متعلق موت خُسر فرضی کادیانی پوری ہو گئی ہے۔ باقی دو جز (موت شوہر دختر خسر مذکور و نکاح ثانی آن دختر بکادیانی) پوری ہو گئین تو مین توبہ کرونگا۔ اس اعتراف کو آپنے رسالہ مین نہ چھاپا تو پھر آپ کے لئے غضب الٰہی جو آپکے غضب سے بڑھکر ہے تیار ہے۔ کیونکہ نشان دیکھنے کے بعد انسان معذور نہین ٹھہر سکتا"۔ یہ آپکے دعوی اور اُسکے ثبوت کا جسکو اپنے پراگندہ طور پر مکرر سہ کرر عبارات مین ادا کیا ہے۔ ضبط وشایستگی کے ساتھ خلاصہ ہے۔ اس باضبط وشایستہ پیرایہ مین اسکو اس لئے ادا کیا گیا ہے۔ کہ اسپر ضبط اور آسانی سے یکجا گفتگو ہو سکے۔

میرے نزدیک اور ہر ایک منصف حقیقت شناس سخن رس ناظر ومناظر کے نزدیک آپکا یہ ثبوت غیر مکمل وناکافی ہے اور کراس ایگزمنیشن (امتحان جرح) کا محتاج ہے۔ لہذا آپکے دعوی اور اسکے ثبوت مذکور پر چند سوالات جرح کئے جاتے ہین۔ اُنکا جواب اپنے کافی وشافی اور صافی دیا تو آپکا ثبوت مکمل سمجھا جائیگا۔ اور اسوقت آپکو اپنی دعوی

اور اُسکے دلائل کی صحت وتسلیم مین عذر پوچھنے کا استحقاق پیدا ہوگا۔

وہ سوالات یہ ہین۔

سوال اول اس پیشین گوئی سے جو غرض اپنے بیان کی ہے۔ اس غرض کا اظہار آپ نے کب کیا تھا درخواست نکاح کے وقت یا جب درخواست نامنظور ہوئی تب یہ غرض بنائی گئی۔ (۲) اشتہار متضمن پیشین گوئی مذکور اور اشتہار متضمن اظہار غرض مذکور ایک تاریخ کے ہین یا اشتہار پیشگوئی کی تاریخ آگے اور اشتہار متضمن اظہار غرض کی تاریخ پیچھے۔ (۳) ایسا ہو تو غرض وعلت غائی کا جسکا وجود ذھن مین پہلے ہوتا ہے۔ اظہار پیچھے کیون ہوا۔؟

سوال دوم اگر آپ کی کسی تحریر سابق یا لاحق سے یہ ثابت ہو۔ کہ درخواست نکاح کے وقت آپنے معجزانہ اور مردانہ مقابلہ نہین کیا۔ بلکہ عاجزانہ وبزدلانہ خوشامد چاپلوسی اور مال کی طمع دہی سے کام لیا ہے۔ اور ۱۸۹۰ء تک (جسمین دوسرے شخص سے اس لڑکی کی نکاح کی تجویز ہوئی تھی) اس طمع دہی کو نہین چھوڑا۔ تو پھر آپ اس دعوی کو وداع کرینگے یعنی واپس لینگے۔ یا اسمین کوئی عذر پیش کرین گے۔ پیش کرنا ہو تو اُسکو پہلے سے بیان کر دیں۔

سوال سوم اس اشتہار دھم جولائے ۱۸۸۸ء کو جسمین آپ نے یہ تینون پیشگوئیان درج کی ہین آپنے پبلک (عام لوگون) مین شائع کیا تھا؟ اور اسکا کیا ثبوت آپ دیسکتے ہین۔ یا اسکو چھاپ کر اپنے پاس رکھ چھوڑا۔ اور پرائیویٹ طور پر خاص خاص لوگون مین شائع کیا تھا؟ جیساکہ آپ کے بعض اشتہارات کی نسبت یہ امر معلوم ہو چکا ہے۔

سوال چہارم۔ جو پیشگوئی کسی شخص کی سچی نکلے وہ بذاتہ وبانفرادہ۔ اُس شخص کے ملہم ہونے اور پیشین گوئی کے الہام ہونے پر دلیل ہو سکتی ہے۔ یا اُسکی صداقت کے علاوہ اُس شخص مین اور بھی شرائط ہونی ضرور ہین۔ جنسے اُسکا مُلہم اور اُس کی پیشین گوئی کا الہام ہونا ثابت ہو۔؟

سوال پنجم۔ خواص حقیقت شناس لوگون نے انبیاء علیہم السلام کو جو انبیاء مانا ہے۔ تو صرف اُنکی کسی پیش گوئی کے سچا ہونے سے مانا ہے۔ یا اُنکو نبی ماننے مین اُنکے اخلاق دائمی اور مدت العمری راست بازی۔ رحمدلی۔ بے غرضی۔ عصمت۔ عدالت۔ وغیرہ۔ اور اُن کی اعتقادات وتعلیمات کا بھی لحاظ کیا ہے۔

سوال ششم۔ نبیون کی سبھی پیشگوئی کا سچا ہونا ضروری ہے یا نہین۔ بلکہ بعض کا جھوٹا ہونا بھی اممکن یا واقعہ ہو چکا ہے۔ ظنی اور خیالی تعبیر سے سوال نہین اس واقعہ کی نسبت سوال ہے جسکی نبی نے قطعی طور پر خبر دی ہو۔ جواب(۲) مین شق نفی اختیار کرین تو ایسی پیشگوئی غیر صادق کی مثال نبی آخر الزمان کی پیشگوئی سے بحوالہ کتب اسلامی دین۔ کیونکہ اہل کتاب کی نقل وبیان پر اہل اسلام کو اعتماد نہین ہے۔

سوال ہفتم۔ جس شخص کی کوئی پیشگوئی سچی نکلے اور کوئی جھوٹی وہ سچی پیشگوئی مین ملہم ہو سکتا ہے؟

سوال ہشتم۔ ایسا شخص اگر اکثر جھوٹ بھی بولتا ہو۔ لوگون کے مال ناجائز ذریعہ سے مارتا ہو۔ ناجائز مال اجرت زنا وغیرہ کام مین لاتا ہون۔ ظلم۔ ایذا رسانی۔ بیرحمی بدخلقی وبدگوئی پر مصر ہو تو پھر بھی وہ اگر اُسکی کوئی پیشگوئی سچی نکل آوے اس سچی پیشگوئی مین ملہم۔ ولی۔ محدث۔ ومجدد اور خدا کا مخاطب ہو سکتا ہے؟

سوال نہم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اُس سے پیشتر ایسے لوگ عرب مین موجود تھے جو کاہن کہلاتے تھے اور غیب دانی کے مدعی تھے۔ اور وہ بعض پیشگویون مین سچے نکلتے تھے یا نہین؟

جواب(۲) بشق نفی ہو۔ تو جن احادیث سے ایسے کاہنون کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ موضوع ہین یا کچھ اور معنے رکھتے ہین۔ اور(۳) اگر جواب بشق اثبات ہو تو وہ لوگ ان سچی پیش گویون مین ملہم اور خدا کے مخاطب کہلا سکتے ہین؟

سوال دہم۔ ابن صیاد کاہن نے (جسکو آپ دجال سمجھتے ہین) آنحضرت کے دلمین چھپائی ہوئی بات کسیقدر معلوم کرلی تھی یا نہین۔

جواب(۲) بشق اثبات ہو تو اسصورت مین وہ ملہم وصاحب وحی متصور ہوگا یا کچھ اور اور(۳) اگر بشق نفی ہو تو ان احادیث کی نسبت جنمین ابن صیاد کا بتایا ہوا لفظ دُخ منقول ہے آپکا کیا خیال ہے۔ وہ موضوع ہین۔ یا اور کچھ معنے رکھتی ہین؟

سوال یازدہم۔ اکثر زمانون اور ملکون مین نجومی۔ رمال۔ جفری۔ پنڈت جوتشی واقعات آیندہ موت وحیات بعض اشخاص کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین۔ پنڈت لوگون کی جنم پتریان لکھتی ہین۔ نجومی زائچی لکھتے ہین جنمین سال بھر کے واقعات درج کرتے ہین۔ اور وہ اخبار ونمین چھپتے ہین۔ جنمین سے بعض واقع کے مطابق اور سچے نکلتے ہین۔ انمین وہ ملہم۔ اور انکی سچی پیشگویان الہامی ہوتی ہین یا کچھ اور۔؟

سوال دوازدہم۔ اگر وہ اسکے ساتھ جھوٹا دعوئی الہام کرلین یا کوئی اور جھوٹ بولین یا کسی ذاتی فائدہ کو ملحوظ رکھین اور اسکی نسبت پیشگوئی کرنی چاہین۔ تو پھر انکی اس قسم کی پیشگویان بند ہوجاوینگی اور پھر وہ کسی پیشگوئی مین سچے نہ نکلین؟ اور اسکی وجہ کیا ہے۔ کیا وہ اپنے علم نجوم جفر وغیرہ کو بھول جائین۔ یا اور سبیل سے رہ کے جاوین۔

سوال سیزدہم۔ طبعی فلاسفر سائنٹیفک مین (سائنس جاننے والے) جو پیشگویان کرتے ہین انمین سے بعض سچی نکلتی ہین یا نہین) اور(۲) اگر نکلتی ہین تو کیا وہ لوگ بھی ملہم اور وہ پیش گویان الہامی ہین۔

سوال چہاردہم۔ روحانیات کی تسخیر وحاضرات سے جو پیش گویان لوگ کرتے ہین چنانچہ آجکل کلکتہ کی ایک جماعت تعلیم یافتہ نے ازاینجا ہو کر سٹو داس پال

کی روح کو بلاکر یہ پیشین گوئی ہے کہ جیوری سسٹم مین لفٹنٹ گورنر کو ناکامی ہوگی اور حضرت مسیح کی روح سے یہ پیشین گوئی کرائی ہے۔ کہ ملکہ معظمہ قیصرہند کی عمر چار برس اور ہوگی اور پرنس اوف ویلز انکی جانشین ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ جو اکثر اخبارون مین شائع اور مشتہر ہوئی ہین۔ انمین سے اگر کوئی پیشین گوئی سچی ہوگئی توکیا وہ جماعت بھی ملہم متصور ہوگی اور یہ پیشین گویان الہامی ہونگی۔

سوال پانزدہم مسمریزم (یا عمل الترب) کے ذریعہ سے جس تہ پائے میز یا چوکی کو ہلایا جاتا ہے۔ جسکا آپ نے بھی اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۰۵ مین اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی لوگون کی حیات وممات وغیرہ واقعات آیندہ کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین چنانچہ لاہور مین اسکا مدت تک گھر گھر مشغلہ رہا ہر گلی کوچہ مین چرچا ہوا۔ لاہور کے ایک معزز رئیس اور میرے دوست سید رجب علی شاہ صاحب میونسپل کمشنر اور پروپرائٹر امپیریل پریس کے مکان پر اور کئی اور لوگون کے مکانات پر ایسی میزین تھین جن سے میرے دوستون اور احباب نے اپنی آنکھ سے اس کارروائی کو مدت تک دیکھا۔ یہ پیشین گویان اگر سچی نکلین۔ توکیا وہ تہ پائے بھی ملہم ومحدث ومجدد وصاحب وحی کہلائینگی۔ اور اس تہ پائے سے مسمریزم کے ذریعہ سے یہ کام لینے والے ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ ملہم ومحدث کہلائینگے۔؟

سوال شانزدہم۔ بعض مسلمان فاسق فاجر زناکار شراب خور اس حالت اور اسوقت مین جبکہ وہ بادہ بسر اور آشنا بر کا مصداق ہوتے ہین اور بعض کافر بعض اوقات ایسی خواب دیکھتے ہین جنمین واقعات آیندہ کی حالات اُنپر کھلجاتے ہین کہ فلان شخص فوت ہوگا۔ یا فلان شخص کے گھر مین لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی۔ اور فلان شخص بیمار ہوگا۔ فلان چیز ہاتھ آئے گی۔ اور ان پیشگویون مین وہ سچے نکلتے ہین۔ کیا ان پیشگوئیون مین وہ لوگ ملہم۔ محدث وغیرہ کہلا سکتے ہین۔؟

سوال ہفدہم۔ دنیا مین ایسے لوگ بھی ہین جو نہ الہامی کہلاتے ہین نہ کاہن نہ نجومی نہ جوتشی، نہ طبیبی نہ سائنٹفک مین نہ مسمریسٹ نہ خواب مین کی رویت بیان کرتے ہین بلکہ صرف قرینہ وقیاس وتجربہ اور ظن سے ایک شخص کی نسبت پیدایش یا موت یا صحت یا بیماری کی خبر دیدیتے ہین اور وہ سچی نکل آتی ہے۔ کیا وہ بھی آپ کے نزدیک الہامی ہین اور انکی وہ پیشگوئی الہام ہے۔

سوال ہژدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہین جو قیافہ وتجربہ بھی نہین رکھتے صرف سادگی سے بے ساختہ اُن کے مُنہ سے ایک آیندہ کی بات نکل جاتی ہے اور وہ اتفاقاً سچی ہو جاتی ہے۔ اونمین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جنکو لوگ عاجز وناچیز سمجھتے ہین اور درحقیقت وہ راستباز ہوتے ہین۔ خدا تعالی اُنکی عاجزی سچائی کی برکت سے اُنکی بات کو پورا اور انکو سچا کر دیتا ہے۔ جنکے حق مین آچکا ہے لو اقسم علی اللہ لابرہ۔ کیا وہ لوگ بھی ایسی باتون مین خدا کے ملہم ومخاطب ہین۔؟

سوال نوزدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہین جو صفات مذکورہ بالا سے ایک صفت بھی نہین رکھتے ہین۔ بلکہ وہ پرلے درجہ کے جھوٹے بے حیا اور دلیر ہوتے ہین۔ نہ ننگ دنیا رکھتے ہین اور نہ خوف آخرت اور وہ یون ہی بغیر کسی یقین وظن کی ایک لاف مار دیتے ہین کہ جا تیرے گھر بیٹا ہوگا۔ یا اگر تو ہمکو کچہ نہ دیگا۔ تو تیرا یہ نقصان ہو جائیگا۔ جیساکہ بعض ڈرہ مونڈ بھیک مانگنے والے جوگی فقیر کرتے ہین۔ اور خدا کے علم وتقدیر مین اسکا وقوع مقدر ہوتا ہے۔ تو اتفاق سے اُنکے کہنے کے موافق ہو جاتا ہے۔ انکو بھی آپ الہامی اور انکی ایسی پیش گوئی کو الہام کہین گے۔؟

سوال بستم۔ سیالکوٹ کے ملک شاہ علم نجوم یا رمل مین کچہ دخل رکھتے تھے۔ اور آپکو اُن سے صحبت وملاقات واستفادہ کا کوئی تعلق رہا ہے یا نہین۔

(از خاکروبی)

سوال بست و یکم۔ بٹالہ کے مولوی گل علیشاہ اور اُنکے بعض متعلقین علم جفر مین دخل رکھتے تھے؟ اور آپ کو اُن سے صحبت و استفادہ کا تعلق تھا یا نہین۔

سوال بست و دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر مین جو آپنے مہندسے اور بعض نقوش لکھے ہین۔ انسے کیا مراد ہے اور وہ کس علم کی اصطلاح ہے۔

سوال بست و سوم آپکو مسمریزم یا عمل الترب مین دخل ہے یا نہین۔ (۲۴) اور اگر نہین ہے تو پھر آپ نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۰۹ مین یہ کیون دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمایون مین حضرت ابن مریم سے کم نرہتا۔

سوال بست و چہارم اس عاجز کی باوٗن سال کی عمر کو پہنچکر فوت ہونے کی نسبت اپنے وہ پیش گوئی جو آپکے مرید اور آپ کے دوست بیان کرتے ہین۔ کی ہے یا نہین۔ کی ہے تو کس عنوان و بیان سے۔

سوال بست و پنجم۔ جو لڑکا بشیر نام آپکا فوت ہو گیا ہے۔ اُسکی نسبت آپنے کسی تحریر یا اشتہار مین لکھا تھا یا نہین۔ کہ اسمین پسر موعود اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی علامات پائی جاتی ہین اور یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے۔

سوال بست و ششم کسی تحریر مین اس بیان علامات سے آپنے انکار کیا ہے یا نہین۔

سوال بست و ہفتم۔ اس لڑکے کی نسبت آپ کے کسی حامی نے یہ بھی مشتہر کیا تھا کہ وہ لڑکا عمر پانے والا ہے یا نہین۔ کیا تھا تو آپنے اُسپر سکوت کیا یا اُس کو رد کیا تھا۔

سوال بست و ہشتم شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کی رہائی کی نسبت آپنے قطعی پیشگوئی کی تھی؟ اور وہ کس عنوان سے تھی۔ اور اُسکی تشہیر کی تھی۔

اور وہ کس ذریعہ سے ہوئی تھی۔

سوال بست و نہم دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپسی اور دیانند سرستی کی موت کی نسبت جو آپنے پیشگوئی کی تھی۔ وہ کس عنوان سے تھی اور اُسکی اشاعت کیونکر ہوئی

(ان چار آخری سوالات مین جن پیشگوئیونکا ذکر ہے۔ انمین کوئی مستقل بحث مقصود نہین بلکہ اسی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی جناب مین بحث کرنے کے وقت اُن سے ضرورت متعلق ہوگی۔

سوال سی ام جس شخص کو کسی امر کے چند ساعات کے بعد واقع ہو جانیکا علم و یقین ہو۔ وہ اُس کے ظاہر و ثابت کرنے اور دوسرے کو اس مقابلہ سے عاجز کرنے کے لئے اس امر کے چند دنون کے بعد واقعہ ہونے اور اگر چند دنونکے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند مہینون کے بعد اُسکے واقعہ ہونے۔ اور اگر چند مہینون کی بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند سالون کے بعد اُسکے واقعہ ہونے کی خبر دے۔ تو اس سے اُسکا علم و یقین ثابت ہوتا ہے۔ یا یہ شک یا گمان پیدا ہوتا ہے کہ اُسکو اسکا علم نہ تھا بلکہ اُسنے صرف ظن سے کام لیا۔ اور احتیاط و پیش بندی کرکے ساعات کی جگہہ دنون کو اور دنون کی جگہ مہینون کو اور مہینون کی جگہ سالون کو اختیار کیا۔ اسکو یقین ہوتا تو جس کمتر وقت پر اس امر کا وقوع ہوتا ہے۔ اُسیکو وہ بیان کرتا۔ جواب (۲) مین اگر شق اول اختیار کیجاوے تو اُس کی نظیر مین کوئی الہامی پیشگوئی پیش کیجائے جسمین خدا تعالی نے ایک واقعہ قریب الوقوع کی ابعد مدت کے بعد واقع ہونے کی خبر دیکر اوس سے مخالفین اور منکرین پر حجت قائم کی ہو۔ قرآن مین ایسے نظائر تو موجود و معلوم ہین کہ بعید الوقوع واقعہ کے وقوع کی ایسے الفاظ سے خبر دی ہو۔ جن سے انکا قریب الوقوع ہونا خیال مین آسکے اور اس سے مومنون کے دل مین تسکین و امید اور مخالفون کے دل مین دائمی خوف اور غم پیدا ہو جیسا نچہ فتح روم کی جو سات یا نو

برس کے بعد ہونے والی تھی لفظ بضع سے جس سے ادنیٰ تین برس بھی مفہوم ہوتے ہین خبر دینا ہے لہذا اس قسم کی نظیر پیش نکرین۔ بلکہ ایسی نظیر پیش کرین جسمین قریب الوقوع واقعہ کی ابعد مدت مین واقع ہونے کی پیش گوئی مقام تعجیز خصم مین کی گئی ہو۔ اور اگر جواب مین شق (۲) ثانی اختیار کرین تو یہ بتاوین کہ آپکی اس پیشگوئی مین آپکے ملہم نے یہ احتیاط و پیش بندی کیون کی کہ جو واقعہ چار مہینے سے کم عرصے مین واقع ہونے والا تھا اُسکا وقوع تین برس کے عرصہ مین بتایا باوجودیکہ قریب مدت بتانے مین آپکا غلبہ اور بزعم آپ کے معجزہ ثابت ہوتا تھا۔ اس احتیاط سے آپکے ملہم پر یہ گمان و اعتراض نہین ہوتا۔ کہ اُسکو چار مہینے کے بعد وقوع اوس واقعہ کا علم نہ تھا۔ علم ہوتا تو عین مقابلے اور تحدی اور اعجاز کے مقام مین اوسی قریب مدت کے بعد اُسکے وقوع کی خبر دیتا احتیاط و پیش بندی سے کام لیکر مہینون کی جگہ تین سال نہ بولتا۔

سوال ہی ویکم۔ دوسرے کشف مین جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ بہت عرصہ نہین گذریگا کہ آپ کا خسر فرضی مر جائیگا اس امر کو آپنے کسی تحریر مطبوع یا قلمی کے ذریعہ سے مشتہر کیا تہا یا نہین۔ مشتہر (۲) کیا تو اسکا کیا ثبوت آپ دے سکتے ہین۔ وہ (۳) تھوڑا عرصہ جو امر کشف مین بتایا گیا تہا۔ مہینون کا تہا یا سالونکا۔ اگر (۴) سالون کا بتایا گیا تھا تو کیا پھر وہ اس اعتراض کا محل نہین ہو سکتا جو شق ثانی جواب سوال نمبر ۳۰ پر وارد ہوا ہے۔ اور اگر وہ (۵) مہینونکا بتایا تھا تو آپنے اُسکو مقام مقابلہ و تعجیز منکرین مین ظاہر کیون نہ کیا۔ اور (۶) اگر کچھ ہی نہین بتایا تو اس کشف سے کونسا (۷) فائدہ جدید حاصل ہوا جو پہلے الہام سے نہوا تھا۔ کوئی فائدہ نہین ہوا۔ تو پھر کیا یہ کشف لغو نہین ٹھہرتا۔ کیا (۸) اس کشف پر یہ اعتراض وارد نہین ہوتا کہ آپنے اُسمین اُن جوگیونکا اقتدا کیا ہے۔ جو ایک گھر مین لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہین اور ہمسایہ کو یہ کہہ جاتے ہین کہ اس گھر مین لڑکی پیدا ہوگی۔ پھر اگر لڑکا پیدا ہوا تو گھر والونکو

بتائی ہوئی خبر کو پیش کرکے اپنا سچ ثابت کیا اور نذرانہ لیا۔ اور اگر لڑکی ہوئی تو کہدیا کہ ہمنے ہمسایہ کو کہدیا تھا۔ کہ لڑکی ہوگی۔

آپنے بھی بعینہ یہ کام کیا ہے۔ کہ ایک الہام مین تین برس کی میعاد ٹھرادی۔ دوسری کشف مین عنقریب کی خبر دی۔ پھر جلدی کام ہوگیا۔ تو یہ کہدیا کہ ہمنے عنقریب وقوع کی خبر دی تھی۔ دیر ہوگئی تو تین برس کی مدت کو پیش کیا۔ جسمین کسی کو کسی اختیاری تدبیر سے یا اتفاقی تقدیر سے ایک شخص کا کام تمام کرنا ممکن ہے۔

سوال سی و دوم۔ آپکی متمسکہ آیات سے پہلی آیت مین جو حضرت موسی کی پیشین گوئیکا سچا ہونا بیان ہوا ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی پیشنگوئی اتفاقاً سچ نکلے وہ ملہم ہوتا ہے۔ کیا بعض اوقات جھوٹے کی بات سچ نہین نکلتی۔ (چنانچہ سوالات سابق مین پوچھا گیا ہے) پھر یہ آیہ اس جھوٹے کو کیونکر ملہم بناتی ہے۔ اور جو اس یہ مین بیان ہے۔ کہ خداتعالے مسرف کذاب کو راہ نہین دیتا۔ اسکے یہ معنے کس دلیل سے متعین ہین۔ کہ خداتعالے جھوٹے مدعی الہام کی پیشنگوئی کو پورا نہین کرتا۔ کیونکہ جائز نہین کہ اسکے یہ معنے ہون کہ جو شخص اپنی اور باتون مین جھوٹ بولے۔ گو مدعی الہام نہو۔ اسکو خداتعالے وحی والہام سے مشرف نہین کرتا۔ اور اُسکی بعض پیشنگوئیان الہامی نہین ہوتین۔ گو بوجوہ مذکورہ بالا سچی نکلین۔ یا یہ معنے ہون کہ خداتعالے فرعون کو جو مسرف وکذاب ہے راستی اور نجات کی راہ نہین دکھائیگا۔ چنانچہ بیضاوی نے اس کے ایک یہ معنے بھی کئے ہین۔

> عرض به فرعون بانه مسرف كذاب لا يهديه الله سبيل الصواب وطريق النجات (بیضاوی صفحہ ۲۶۵)

سوال سی و سوم۔ دوسری آیہ مین جو افترا پر ہلاک کرنے کا ڈر سنا گیا ہے۔ اُسکی کوئی حد مقرر ہے۔ کہ جسدن خداتعالے پر افترا ہو۔ اسی دن ہلاکت ہو۔ یا اس ہلاکت کا وقت وسیع ہے۔ قوم نوح نے جو خدا پر شریک کا افترا کیا۔ تو وہ کتنی مدت کی

بعد ہلاک ہوئے۔ (۳) فرعون جو خود معبود بن بیٹھا تھا وہ اس افترا کے بعد کتنے دنوں میں ہلاک ہوا۔ (۴) آپ سے پہلے جن لوگون نے جھوٹا دعوی نبوت والہام کیا تھا جیسے مسیلمہ وغیرہ وہ کتنے عرصہ کے بعد ہلاک ہوئے۔ (۵) جسدن سے آپنے نبوت اور مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہے۔ آپکی صحت اکثر اوقات کیسی رہتی ہے۔ کیا آپ اکثر بیمار نہین رہتے اور آپکی ایسی حالت نہین ہو جاتی جس سے موت نظر آنے لگے۔ کیا ایسے امراض موت کے وہلاکت کے مقدمات نہین ہین۔ (۶) اگر مفتری کا جلد ہلاک ہونا ضروری ہے۔ اور آپ مفتری نہین بلکہ سچے ملہم اور ولی ہین تو جو لوگ آپکو مفتری وکذاب کہتے ہین اور آپکو کافر سمجھتے ہین۔ اور رات دن آپ پر لعنتون کا مینہ برسا رہے ہین جو آپ کی خیال مین یقیناً خدا پر افترا کرتے ہین وہ کیون جلد ہلاک نہین ہوتے باوجودیکہ حدیث قدسی مین خدا تعالے سے منقول ہی من عادی لی ولیا فقد بارزالله بالمحاربة وفی روایة فقد اذنته بالحرب یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے لڑنے کو میدان مین نکلا ہے۔ ایک روایت مین آیا ہے کہ خدا تعالی اُسکو جنگ کی اطلاع دیتا ہے۔ اور وے لوگ کیون دن بدن برکات وانعامات الٰہیہ کے مورد ہوتے ہین صحت وعافیت اور قوت مین آپسے بڑھکر ہین اولاد مین بہ نسبت سابق زمانہ عدم مخالفت محل برکت وکثرت ہین جائز طور پر آمدنی زر مین آپ سے بڑھکر ہین۔ (۷) ہلاکت کے مقابلے مین دن بدن عزت بڑھنے کا جو آپنے دعوی کیا ہے۔ اسکا آپنے موازنہ ومقابلہ اپنی روزافزون ذلت اور اپنے مخالفین ومکفرین کی روزافزون عزت سے نہین کیا۔ لہذا دوسرے یہ سوالات وارد ہوتے ہین۔ (۱) ہندوستان وپنجاب کے مسلمانون مین آپکو حق پر جاننے والون کی تعداد زیادہ ہے یا آپکے مخالفین ومکفرین کو حق پر جاننے والونکی ۔ بہ نسبت ۹۱ء ۹۲ء مین آپکے مکفرین کی تعداد زیادہ ہوئی ہے یا تابعین کے (۲) (۳) جسقدر لوگ آپکے میلہ حال مین آئے ہین وہ مخالفین ومکفرین سے تعداد مین بڑھکر تھے؟

گذشتہ (۴) میلہ سالانہ مین جو لوگ آئے تھے انمین سے بہت سے لوگ اس سال کیون نہین آئے۔ (۵) نئے لوگ جو آئے ہین اُنکے مخلص واحباب ہونے پر آپکی کیا دلیل ہے۔ کیا انمین ایسے لوگ نہ تھے جو صرف تماشا دیکھنے یا نکتہ چینی کرنے کو آئے تھے۔ (۶) کیا اُنمین بعض لوگ ایسے نہ تھے جو آپکے اشتہار اور پرائیویٹ خطون سے دہوکہ کہا کر آئے اور بعض صرف روٹی کہانے کو۔ آپ ان سب کے مخلص واحباب ہونے کے مدعی ہین تو اُنکی فہرست پیش کر کے اُنکے مخلص ہونے کا ثبوت دین۔ اور پہر دیکہین کہ انمین سے کسقدر آپکے مخالف۔ اور غیر معتقد ثابت ہوتے ہین۔ (۷) جن فقیرون پیرزادون کو آپ اپنے رسائل مین بدعتی لکہ چکے ہین اُنکے سالانہ میلون اور عرسون مین ہزارون بلکہ لاکھون لوگ جمع ہوتے ہین۔ کیا وہ لوگ بہی اُنکے اعتقاد مین خدا کے نزدیک عزت رکھتے ہین۔ (۸) ڈہونگل اور نگاہ ہے کہ میلون مین لوگون کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا آپکی میلی مین

سوال سی و چہارم۔ تیسری آیہ سے جو آپنے یہ مطلب نکالا ہے کہ نبی رسول اور محدث کے سوا کوئی شخص آیندہ کی بات نہین بتا سکتا۔ اور جو بتاوے وہ ملہم ہوتا ہے۔ اسپر یہ سوالات ہین۔ (۱) غیب کس کو کہتے ہین۔ کیا جو بات عادی اسباب علم حساب نجوم وغیرہ سے معلوم ہو اسکو غیب کہا جاتا ہے۔ (۲) نجومی اپنے علم نجوم سے جو کچہ بتاتے ہین اُسکی نسبت وہ علم و یقین کا دعوی کرتے ہین یا صرف ظن کا۔ (۳) نبی کے سوا جو کسی کو الہام ہوتا ہے۔ اُسکو دخل شیطان سے اُسی پہرہ و چوکی سے حفاظت ہوتی ہے جس سے نبیون و رسولون کی وحی کی حفاظت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس آیہ کے آخر مین ارشاد ہے۔ فانه یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربهم۔ (۴) مسلمانون سے آجتک اس بات کا کون قائل ہوا ہے۔ کہ اس آیہ کا لفظ رسول محدث کو بہی شامل ہے اور محدث بہی ایک رسول ہوتا ہے۔ (۵) اس صورت مین نبی اور غیر نبی کے الہام مین کیا فرق ہے۔

سوال سی و پنجم۔ ولی و ملہم ہونیکے لئے پابند شریعت ہونا ضروری ہے یا تارک

احکام شرعیہ کا بہی ولی وملہم ہونا جائز ہے۔

سوال سی و ششم - آپ اپنی تمام عمر مین دعوی ولایت والہام سے پہلے اور اوس کے بعد خصوصاً دعوی مسیحائی کی وقت سی پانچ وقت مسجد الجماعت مین نماز پڑہنے کے ملتزم ہین یا اکثر اوقات مسجد چہوڑ کر مکان پر ہی نماز پڑہ لیا کرتے ہین۔

سوال سی و ہفتم - ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ فجر کی نماز آپنے ٹھیک وقت نہ پڑہی ہو اور اپنے اتباع وملازمین پر یہ کہہ کر خفگی ظاہر کی ہو - کہ جو لوگ اہل اللہ کی پاس رہتے ہین وہ انکو نماز کے لئے جگا دیا کرتے ہین - تم لوگ کیسے نالائق ہو کہ مجہی صبح کیوقت نہین جگاتے۔

سوال سی و ہشتم - آپنے فریضہ حج ادا کیا ہے یا نہین - نہین کیا تو اسکی کیا وجہ ہے کیا آپکے دس ہزار روپیہ جائداد کی آمدنی سے آپ پر حج فرض نہین ہوا - یا دعاؤن کی پیداواری اور مریدون کی آمدنی سے ایک وقت مین آپکے پاس پانچ پانچ سو - یا اس سے زیادہ روپیہ نہین آیا - جس سے حج فرض ہو جاتا۔

سوال سی و نہم - آپ ہمیشہ سے خصوصاً دو تین سال سے ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہین؟ (۲) کسی رمضان مین آپ ایسے بیمار ہوتے ہین جسمین دو چار میل پیادہ پا سیر نہ کرتے ہون۔

سوال چہلم - آپنے کبھی جھوٹ بولا ہے یا نہین؟ (۲) اور اگر کوئی جھوٹ اپکی کلام مین ثابت ہو - تو پھر آپ کسی پیشین گوئی مین اگر وہ سچی نکلے ولی وملہم ہو سکتے ہین۔

سوال چہل و یکم - دس ہزار روپیہ کے قریب آمدنی چندہ وغیرہ کے مصارف مین جو آپنے ساٹھ ہزار مہمانون اور بارہ ہزار رجسٹری شدہ خطون کا ذکر صفحہ ۴۷ و صفحہ ۴۸ - رسالہ فتح مین کیا ہے - اسکا آپ کیا ثبوت پیش کر سکتے ہین - کیا مہمانو کا کوئی رجسٹر ہے جسمین انکے نام بقید ولایت وجائے کی سکونت وغیرہ درج ہین اور رجسٹریون کی رسیدات موجود ہین؟ (۲) ماہواری خطون کی تعداد تین سو سے سات سو تک اور کل کی تعداد نوے ہزار سے زیادہ جو آپنے رسالہ فتح کے صا۲ و صا۳ مین بتائی ہے - اسکا ثبوت آپ کیا دے سکتے ہین۔

کوئی رجسٹر ہے یا کچھ اور۔

سوال چہل و دوم۔ اپنی گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت کوئی پیشگوئی ہشت سالہ میعادکی کی ہے یا نہیں۔ (۲) اقبال ہو۔ تو فرمائیے۔ کہ اسکا کیا مضمون اور عنوان ہے اور اگر انکار ہو تو اس انکار پر آپ جس عنوان سے کہا جاوے قسم کھائینگے ؟

سوال چہل و سوم جن شرائط مندرجہ اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء (جو تکمیل تبلیغ کی عنوان سے چھپا ہے) پر آپ لوگون سے بیعت لیتے ہین اُن شرائط کی خود پابند ہین خصوصاً شرط دوم سوم وچہارم و ہفتم و نہم کے۔ (۲) اور اگر آپکا عمل انکے برخلاف ثابت ہو تو پھر آپ کسی پیشگوئی مین (اگر وہ سچی نکلے) ولی و ملہم و محدث ہو سکتے ہین۔ (۳) آپ کی خاص مرید اُن شرائط کے پابند ہین کیا انمین ایسے لوگ نہین جو علانیہ اُن شرائط کا خلاف کرتے ہون۔ نماز نہ پڑھتے ہون داڑھیان صفاچٹ یا خشخاشی کراتے ہون۔ شراب پیتے ہون۔ لوگون کی مال ناجائز طور پر مارتے ہون۔ اور انکو ہاتھ اور زبان سے تکلیف دیتے ہون۔ اور آپکو انکی ان باتون کا علم ہو۔ (۴) کیا آپ کی ایک خاص مرید اور بڑے معاون نے خاص آپکے مکان پر شراب نہین پی۔ اور آپنے اسپر مطلع ہوکر ایسی عذر کی کہ وہ مہمان ہے اسلیے اسکی دل آزردگی نہین کی جاسکتی ترک خفگی و نہی عن المنکر نہین کی۔ (۵) کیا ان حالات کی ثابت ہونے پر آپ کسی سچی پیشین گوئی مین ولی و ملہم و محدث ہو سکتے ہین

سوال چہل و چہارم میان الہ دیا ساکن انبالہ سے آپنے اپنے سابق ملازم فتح خان کی معرفت دوسو روپیہ یا کم وبیش منگایا۔ (۲) اور وہ کیسا روپیہ تھا۔ (۳) اور وہ آیا کس کام مین آپنے صرف کیا۔

سوال چہل و پنجم۔ براہین احمدیہ کا چندہ آپکی ذاتی مصارف مین کچھ صرف ہوا ہے یا نہین۔

سوال چہل و ششم۔ واپسی قیمت براہین احمدیہ کی بابت جو اشتہار آپنے اپنے رسالہ سرمہ چشم مین چھپایا تھا وہ انہی سب خریدارون اور معاونون کی پاس جنسے چندہ وصول کیا تھا روانہ کیا تھا اور اسکا کیا نتیجہ

سوال چہل و ہفتم۔ جس شخص نے آپ سے براہین احمدیہ کا چندہ واپس طلب کیا اُسکو آپنے بلا عذر فوراً واپس کیا یا اسمین کچھ حیلہ و حوالہ سے کام لیا۔

سوال چہل و ہشتم - آپکی ذاتی مصارف کا گذارہ اس چندہ سے چلتا ہے جو آپ مریدوں اور خریداران سائل سے لیتے ہیں یا آپکی آمدنی زمین سے۔ اور[2] اگر وہ گذارہ آمدنی زمین سے ہے تو اسکی تعداد سالانہ کسقدر ہے۔

سوال چہل و نہم پیشگوئی زیر بحث کے متعلق جو آپکو بتایا گیا تھا - کہ "خدا تعالی اس عورت کو بیوہ کرکے تمہاری طرف رد کریگا" جسکو آپنے خط میں یقین سے بیان کیا اور اسمیں چہہ دعاوی کا پایا جانا بتایا۔ اگر یہ الہام الہی تھا (جو ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا) تو پھر آپنے اس الہام کے برخلاف اس لڑکی کو باکرہ ہونیکی حالت اپنے نکاح میں لانے اور دوسرے شخص سے اسکا نکاح نہونے کے لئے ۱۸۹۲ء تک کیوں کوشش کی۔

سوال پنجاہم - کیا اس کوشش کو اپنے اس حد تک نہیں پہنچایا کہ درصورت ہوتوف اور زید کے نکاح شخص مذکور اپنی دوسری بیوی کو طلاق دیدی اور ایک فرزند کو عاق کر دیا۔ کیا[2] کسی سچے ملہم نے اپنے الہام کو جھوٹا کرنے اور واقع نہونیکے لئے ایسی کوشش کی ہے؟ کی ہو تو[3] اسکی نظیر بتائی جاوے۔ ان جملہ سوالات کے جواب میں آپ اگر اپنی کسی تحریر یا اشتہار مطبوعہ یا قلمی کا حوالہ دیں تو مطبوعہ تحریر کو باصلہ۔ اور قلمی تحریر کی اپنی دستخطی نقل اس جواب کے ساتھ پیش کریں۔ اور کوئی اپنی تحریر مطبوعہ یا قلمی جسکو آپ دست آویز بنانا چاہتے ہیں باقی نہ چھوڑیں۔ اور یہ تحریر کر دیں کہ میںنے کوئی اپنی دست آویز تحریری باقی نہیں رکھی۔ اگر بموقعہ جواب کے بعد کوئی تحریر ہم پیش کریں گے تو وہ لائق توجہ نہ سمجھی جائیگی۔

ان جوابات اور آپکی دست آویزات کے بعد میں آپکے ثبوت کو کافی اور صحیح سمجھونگا تو بسر و چشم اسکو قبول کرونگا۔ اور آپکی پیشگوئی کو الہام اور آپکو ملہم مان لونگا۔ ورنہ اسمیں جو عذر ہوگا اسکو پیش کرونگا انشاء اللہ تعالی۔

آپنے میرے سوالات کا تاریخ وصول سے ایک مہینے تک کچہ جواب ندیا۔ یا انکے جواب کو دوسری طرف بحث لیجا کر ٹلانا چاہا جیسیکہ آپکی قدیم عادت ہے اور یہی امر (کچہ جواب ندینا یا بحث کو دوسری طرف لیجانا آپ سے وقوع میں آئیگا یہ پیشگوئی بھی ہماری آپ اپنی پیشگوئیوں کے حاشیہ میں لکھ رکھیں) تو ناظرین منصفین و مبصرین میرے سوالات ہی سے سمجھ جائینگے کہ آپکی یہ پیشگوئی الہامی نہیں۔ ومعہذا خاکسار خود ان سوالات کے صحیح اور واقعی جواب تحریر کرکے انسے ثابت کریگا۔

[1] اس سوال اور اس سے پہلے چار سوالوں کو آپکے ملہم ہونے سے پورا تعلق ہے انکو کوئی غیر متعلق نہ سمجھے۔

کہ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہے۔

آخر خط مین جو آپنے لکھا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی ایک جز کی اپنے رسالہ مین تصدیق کرو۔ اور باقی دو جزون کے پوری ہونے پر آپکو ملہم ماننے اور توبہ کرنے کا وعدہ چھاپو ورنہ غضب یہ بڑی خطرناک گیدڑ بھبکی ہے۔ مین آپکو لکھ چکا ہون کہ مین ایسی گیدڑ بھبکیون سے نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک جانتا ہون۔ اور آپکو کذاب اور گمراہ سمجھتا ہون۔ اور اس اعتقاد کو لوازم اسلام وایمان سے سمجھتا ہون۔ با این ہمہ آپنے پھر ایک گیدڑ بھبکی سنادی اور کچھ شرم نکی۔ شرم اور حیاء کی بات یہ تھی۔ کہ آپ اس پیشگوئی کا الہامی ہونا ثابت کرتے۔ پھر اسکے مقابلہ مین میری تسلیم یا رد کے منتظر رہتے اور جب یہ بحث ختم ہوتی تب یہ وہ ڈر سناتے مگر شرم چہ ـــــ ست کہ پیش دروغ گویان بیاید۔

اب مین آپ کی اس گیدڑ بھبکی کے مقابلہ مین کہتا ہون کہ اولاً تو مجھے اس خبر کی تصدیق نہین ہوئی کہ آپکا خسر فرضی فوت ہو گیا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ فوت ہو گیا ہے اور آئندہ اسکی بیچاری لڑکی کا شوہر بھی فوت ہو جائے۔ اپنی موت سے مرے یا آپ اسکو زہر دلوا دین۔ (خدا اسکو آپکے شر سے بچاوے اور دیر تک عافیت سے زندہ رکھے) اور پھر وہ بیچاری خود بخود ڈر کر۔ یا آپکے کسی اور دہوکہ مین آکر آپکے نکاح مین آجاوے۔ تو پھر بھی مین آپکی اس پیشگوئی کو الہام نہ مانونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ بلکہ اسکو الہام ماننے والے کو (اگر وہ آپکے اخلاق عادات واعتقادات وحالات سے جنکی طرف سوالات مذکورہ مین اشارہ ہوا ہے۔ واقف ہو کر مانیگا۔ کافر و مشرک اور کم سے کم احمق اور دین سے بالکل بے خبر کہونگا۔

آپکا اس پیشگوئی کو ایک نشان ظاہر کہنا ہی ایک شرمناک دعوی ہے۔ جس پیشگوئی پر اسقدر سوالات جرح کے وارد ہون وہ ظاہر نشان کہلا سکتی ہے؟ ہرگز نہین؟

اب مین اس خط کو ایک نصیحت پر ختم کرتا ہون جسکے بغیر مین رہ نہین سکتا۔ آپ اس لاف زنی اور گیدڑ بھبکی کو چھوڑ دین کسی پیشگوئی یا الہام یا نشان کا نام نہ لین

اپنی دین دنیا کی خیر چاہتے ہین۔ اور نیکی بدی کے قائل ہین اور مسلمانونکی نظرون مین عزیز بننے کے طالب ہین۔ تو بٹالہ مین خاکسار کے پاس آوین اور میرے غریبخانہ پر حسب عادت قدیم چندروز قیام کرین۔ اپکے مصارف سفر و قیام بٹالہ میری ذمہ ہین۔ اور پہلے اِن اکاذیب سے جو زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے ابتک آپ سے سرزد ہو چکے ہین تائب ہون یا انکا صدق ہونا ثابت کرین۔ پھر اپنے اعتقادات کفر و ضلالت و بدعت کا جو فتوی علمار پنجاب ہندوستان مین آپکی طرف منسوب ہوئی ہے۔ اور آپ کی تصانیف سے ثابت کی گئی ہین تائب ہون یا انکا موافق اسلام و سنت ہونا ثابت کرین۔ اسکے بعد الہام یا کشف یا کرامت دعوے کرین۔ اور اسکا ثبوت دین۔ جس شخص کے اخلاق و عادات اور اعتقادات کا یہ حال ہو۔ جو آپکا ہے اسکو ولی ملہم صاحب کرامت ہونا ممکن ہی نہین ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر ایسا نظر آوے کہ وہ ہوا مین اُڑجاتا ہے۔ آگ کھا جاتا ہے۔ دریا پر سوکھے پاؤن چلتا ہے۔ آپکو زیادہ خبر ہو تو ایک چھوٹا رسالہ مالا بدمنہ ملاحظہ کرین۔ آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

آپکا ناصح مشفق۔ ابوسعید محمد حسین عفی عنہ

فٹ نوٹ۔ یہ جواب ۹ جنوری سنہ ۹۳ء کو لکھا گیا پھر پہلے جمعہ ۱۳ جنوری سنہ ۹۳ء کی مجلس وعظ مین جسمین ایک حواری کادیانی میان کرم آلہی معلم اطفال لاہور بھی موجود تھا پڑھا گیا۔ اسکے بعد امرتسر مین منشی محمد عمر داروغہ نہر کے مسجد مین ایک جماعت علمار کے سامنے پڑھا گیا۔ اور پسند ہوا۔ پھر یہ سنا گیا۔ کہ کادیانی نے اپنی تحریر کو چھپوا دیا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس تحریر کو بھی چھاپ کر اسکے پاس بھیجا جاے۔ مگر اس اثنا مین (خاکسار کو ایک حواری کادیانی منشی (یا مولوی) محمد احسن بھوپالی امروہی کے تعاقب کے لئے بٹالہ جانا) اور وہان اسکی لیت و لعل و گریز از مباحثہ کے سبب بُہت دن ٹھہرنا پڑا۔ آخر جب اُسنے بٹالہ مین گفتگو کرنے سے گریز ظاہر کیا تب لاہور آنا ہوا۔ اسوجہ سے اسکے چھاپنے مین توقف ہوا۔ اب عشرہ اول فروری مین اسکو چھاپا گیا ہے۔ اور ان ہی دنونمین کادیانی کے پاس یہ جواب بھیجا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔